قد جاءکم من اللہ نور

محفلِ نور کے پروانے



مؤلفہ حکیم الحاج حضرت مولٰنا مفتی محمد مظفر احمد صاحب قادری بدایونی

ناشر: ناظم مکتبہ رضویہ منوریہ جامعہ مظفریہ برکات العلوم قصبہ داتاگنج ضلع بدایوں

أَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ

(الحدیث)

حضرات صحابہ یعنی راویان حدیث پر بینظیر کتاب مسمّٰی بنام

محفلِ نور کے پروانے

حصّہ اوّل

از افادات

حضرت حکیم الاسلام مولانا الحاج مفتی حکیم مظفر احمد صاحب قبلہ
مہتمم درگاہ قادریہ منوریہ و جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج مدظلہ

طابع و ناشر

مکتبہ رضویہ منوریہ ، جامعہ مظفریہ برکات العلوم
داتا گنج ضلع بدایوں شریف

پہلا اڈیشن سنہ ١٤٠٣ھ تعداد ایکہزار - قیمت ۵/- روپیہ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہٖ سیدنا
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

پیارے ناظرین!

ایک عرصہ سے خیال تھا کہ "محفل نور کے پروانے" حضرات صحابہ کرام راویان حدیث رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ذوات شریفہ پر قلم اٹھا کر اکتساب فیض و نور کروں۔ مگر عدیم الفرصتی وضیق وقتی نے اجازت نہ دی آخر نہایت عجلت میں یہ مضمون لکھنا شروع کرایا اور بحمدہٖ تعالیٰ وبفضل رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ یہ پہلا حصہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا حصہ بھی ہدیۂ ناظرین ہوگا۔

صحابی کے معنی:- آیئے سب سے پہلے صحابی کے معنی ملاحظہ فرمایئے صحابہ لفظ صحبت سے مشتق ہے یعنی صحابی اُس ذاتِ گرامی کو کہتے ہیں جس نے عالم بیداری میں حضور سید المرسلین شفیع المذنبین محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت بحالت اسلام پائی اور آپ کی ایمان کی حالت میں زیارت کی اور

ایمان ہی پر اُس کا خاتمہ ہوا۔

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پوری تعداد کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ حضرت ابوذرعہ محدث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تیسری صدی ہجری کے صاحب کمال حضرات میں سے ہیں اُن کے ارشاد کے تحت تو حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال پُرملال کے وقت تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار صحابۂ کرام ایسے تھے جنھوں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے احادیث کریمہ سماعت فرمائیں۔

حاکم نیشاپوری محدّث لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار ہزار نفوس قدسیہ نے روایتیں کی ہیں۔ ابن عبدالبر نے استیعاب میں تین ہزار پانچسو پچاسی ۳۵۸۵ صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی لکھے ہیں۔

اسد الغابہ میں سات ہزار پانچسو چون صحابۂ کرام کا ذکر ہے۔ ان صحابہ میں سے ان صحابہ کا تذکرہ جو ہمیشہ سفر و حضر میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور ان ہی حضرات سے آج علم حدیث پاک کا بہت بڑا ذخیرہ مسلمانوں کے پاس موجود ہے بقول صاحب مسند ابو داؤد طیاسی یہ صحابہ تقریباً ڈھائی سو ہیں علامہ ذہبی نے طبقات حفاظ میں جن صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر کیا ہے اور جن کی نسبت یہ لکھا ہے کہ صحاح میں ان سے احادیث مروی ہیں وہ صرف ایک سو پانچ ۱۰۵ صحابہ ہیں اُن میں سے بعض صحابۂ کرام کے مختصر حالات حسب ذیل ہیں۔

(۱) امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سایۂ مصطفےٰ ، مایۂ اصطفا عزو نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسُل ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی عبداللہ اور کنیت ابو بکر ہے۔ آپ ابو قحافہ عثمان کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے والدین آپ کی اولاد اور آپ کے پوتے سبھی حضرات حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف صحبت رکھتے تھے۔ اتنی بڑی عزت تمام صحابہ میں کسی کو حاصل نہیں ہے۔ آپ کی والدہ کا نام ام الخیر سلمیٰ ہے۔

آپ کا لقب صدیق و عتیق ہے۔ عام الفیل یکم جیٹھ سنہ ۶۲۸ء میں آپ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے آپ افضل البشر بعد الانبیاء، خلیفۂ اول و جانشین مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں۔ آپ جامع الکمالات اور مجمع الفضائل ہیں۔ بہت سی آیتیں آپ کی شان میں نازل ہوئیں اور احادیث کریمہ آپ کے فضائل میں مروی ہیں۔ ایکسو اکیاسی حدیثیں صرف آپ کے فضائل میں اور اٹھاسی احادیث کریمہ ایسی ہیں جن میں آپ کا اور حضرت فاروق اعظم کا نام آیا ہے اور سترہ احادیث ایسی ملتی ہیں جن میں خلفائے ثلاثہ یعنی آپ کا اور حضرت فاروق و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہے۔ اور چودہ حدیثیں ایسی ہیں جن میں چاروں خلفائے کرام کا نام پاک مذکور ہے۔ وغیرہ وغیرہ

آپ سابقین اولین مومنین مہاجرین میں ہیں۔ ساتویں پشت میں آپ کا

شجرہ منسب حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شجرۂ خاندان سے مل جاتا ہے۔

آپ تمام صحابہ میں افضل و اعلیٰ ہیں جس طرح امامت میں آپ کو تقدیم حاصل ہے اسی طرح خلافت میں بھی آپ کو تقدیم حاصل ہے۔ مردوں میں سب سے پہلے آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ہجرت کے موقعہ پر آپ غارِ ثور میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہی تھے۔

آپ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کی محبوب بیوی تھیں۔ قرآن پاک کے جامع آپ ہی ہیں۔ آپ سے تقریباً ایک سو بیالیس احادیث کریمہ مروی ہیں۔ آپ سے احادیث کریمہ کم روایت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تھوڑی ہی مدت حیات رہے۔ اور انصرام امورِ خلافت کی بنا پر اس کی فرصت بھی نہ مل سکی۔ آپ نے ایک احادیث کا مجموعہ تیار کیا تھا مگر وہ تلف ہو گیا۔

(کمال و تاریخ الخلفاء)

جاں نثاری:۔ آپ انتہائی جاں نثار بن کر تا زیست حضور سرورِ عالم صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم ناز سے لپٹے رہے۔ سفر و حضر صلح و جنگ میں کہیں بھی آپ نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ہاں حکم سرکار پر تو جج اور بعض غزوات کے لیے مجبوراً آپ سے علٰحدہ ہوئے ہیں۔

جود وسخا:۔ آپ بڑے ہی بہادر اور سب سے شجاع تھے۔ جود وسخا تو آپ کے در کی باندی تھی۔ چنانچہ آپ جس روز مشرف بہ اسلام ہوئے تو اُس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار درہم کا سرمایہ تھا۔ پینتیس ہزار تو مکہ شریف میں اسلام اور قدم محبوب پر نچھاور کر دیئے باقی پانچ ہزار درہم کی رقم لے کر ہجرت کی اور یہ ساری رقم بھی مدینہ شریف پہونچکر سرکار کے قدموں پر نثار کر دی اور آخر جان بھی محبوب کی راہ میں دیدی۔

آپ مہندی کا خضاب کیا کرتے تھے۔ آپ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔ جمادی الآخر ۱۳ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے وصال کا فراق محبوب واثر زہر تھا حسب وصیت آپ کو آپ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حجرۂ بی بی عائشہ میں یعنی روضۂ نبوی میں آپ کو دفن کیا گیا۔

آپ کی خلافت کا زمانہ دو سال چار ماہ ہے۔ آپ کی عمر شریف ترسٹھ سال کی ہوئی (تاریخ الخلفاء)

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو فقیر کی کتاب "نورانی حکایات" مطبوعہ الہ آباد)

۲۔ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر — اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل، امام الہدیٰ — تیغِ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

آپ کا اسم گرامی حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب ہے۔ آپ کی کنیت ابو حفص اور لقب فاروق اعظم ہے۔ آپ جانشین رسالت مآب خلیفہ دوم ہیں آپ کی والدہ کا نام غنمہ ہے جو ہشام بن مغیرہ کی بیٹی ہیں آپ اشراف قریش میں بہت ممتاز ہیں اور آٹھویں پشت میں خاندانی شجرہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شجرۂ نسب سے ملتا ہے۔

ولادت آپ واقعۂ فیل کے تیرہ سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں دولتِ ایمان سے مالامال ہوئے۔ آپ کے اسلام لاتے ہی تاریخ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوگیا۔ اس وقت تک اگرچہ چالیس یا پچاس آدمی مسلمان ہو چکے تھے اور عرب کے مشہور بہادر حضرتِ امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ نے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کعبہ شریف میں جاکر نماز ادا کی۔

آپ سابقین اولین اور خلفائے راشدین میں بڑی عظیم الشان خصوصیات کے جامع ہیں۔ بیعۃ الرضوان میں شامل ہوئے۔

عشرۂ مبشرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابہ میں آپ کا شمار ہے جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ساتھ جنتی ہونے کی بشارت دی۔

قرآن پاک کی بہت سی آیات بیّنات آپ کے فضائل و کمالات کے بارے میں نازل ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کے دور میں بارہ کروڑ دس لاکھ درہم سے زیادہ خراج آتا تھا سب سے پہلے آپ کو امیر المومنین کے لقب سے یاد کیا گیا۔ بلاد و امصار میں آپ ہی نے تراویح کی جماعتیں قائم کیں۔ پانچسو انتالیس احادیث شریفہ آپ سے مروی ہیں۔

آپ کی شہادت۔ آپ کی شہادت بھی آپ کی کرامت ہے۔ آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَ وَفَاۃً فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ یعنی اے اللہ تو مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور مجھے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر (مدینہ شریف) میں موت دے۔

بعض لوگوں کو تعجب ہوتا تھا کہ بھلا مدینے میں ان کو کہاں سے شہادت ملے گی۔ شہادت تو میدان جنگ میں ملا کرتی ہے۔ مگر یہ پرخلوص دعا قبول ہوئی اور ابولولو فیروز جیسے ملعون نے اپنے بغض و عناد کی وجہ سے آپ کو فجر کی نماز میں زخمی کر دیا۔ اور تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن مسند خلافت پر متمکن ہو کر ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو جام شہادت نوش فرمایا۔ اور روضۂ نبوی میں آپ کو دفن کیا گیا۔

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے ترسٹھ ۶۳ سال کی عمر شریف پائی۔ آہ یہ آفتاب عالمتاب زیر زمیں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ) (نورانی حکایات)

۳ - امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دُرِ منثور قرآں کی سلک بہی زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ھُدیٰ حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

آپ سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی رشتہ دار اور قریش کے معززین میں شمار ہے۔ اور اسلام میں سابقین اولین میں سے ہیں۔ بارگاہ نبوت کے محبوب و معتمد صحابی ہیں۔

آپ خلیفہ سوئم ہیں۔ آپ کا اسم گرامی عثمان ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام نامی عفان۔ آپ کا لقب ذوالنورین۔ کنیت عبداللہ الاموی قریشی ہے۔

ولادت ۔ عام الفیل کے چھ برس کے بعد آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کی جائے ولادت اغلب مکہ شریف ہے۔ آپ کی والدہ کا نام آروی بنت کُریز ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ آپ نے حبشہ کی طرف دُومرتبہ ہجرت فرمائی۔ آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں۔ اسی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے یعنی دو نور والے۔ اور یہ شرف آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک نہ کسی کو حاصل ہوا اور نہ ہو۔

آپ نہایت خوبصورت۔ میانہ قد اور نہایت حسین وجمیل چہرہ والے تھے۔ یکم محرم الحرام ۲۴ھ میں آپ نے منصب خلافت کو سنبھالا۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں

آپ کی نانی ام حکیم بیضا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ پانچ
پشت میں آپ کا نسب نامہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ کے وقت بیعت رضوان جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے اسی لیے وقو
ہوا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میرے فرستادہ حضرت عثمان
کو شہید کر دیا گیا ہے۔

آپ نہایت فیاض و حلیم ثابت ہوئے تھے۔ عفو و درگذر۔ حلم و حیا۔ غرباء
آپ کے اندر نہایت درجہ کی تھی۔ اپنا اکثر مال راہِ خدا میں خرچ فرمایا۔
بیر رومہ تین ہزار درہم میں آپ نے خرید کر آزاد فرمایا۔ غزوۂ تبوک میں
ایک ہزار اونٹ ستر گھوڑے مع ساز و سامان کے آپ نے عطا فرمائے۔ غزوۂ خ
میں آپ خود کیمپ افسر تھے۔

سب سے پہلے آپ نے جاگیریں مقرر کیں اور جانوروں کے واسطے چراگا
چھوڑیں۔ اور تکبیر میں آواز دھیمی کرائی اور جمعہ کے لیے ایک کی بجائے دو اذانیں
کہلائیں۔ یعنی اذان ثانیہ کا اضافہ فرمایا اور مسجد میں خوشبو جلوائی۔ مؤذن کی تن
مقرر کی۔ سنہ ۲۶ھ میں آپ مسجد حرام (کعبہ شریف) کی توسیع فرمائی۔ ۲۹ ھ
مسجد نبوی کی توسیع کی اور اس کو حجارہ منقوشہ سے بنوایا۔ پتھر کے ستون نا
کئے۔ اس کی چھت میں ساگوان کی لکڑی لگوائی۔ اور اس کا طول ایک سو سا ۱۶۰
اور عرض ڈیڑھ سو گز کر دیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۶۳)

آپ سے ایکسو چھیالیس ۱۴۶ احادیث مروی ہیں۔
ان بن حکم کے فتنہ کی وجہ سے بروز جمعہ مبارکہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ یا
۳۶ھ میں آپ کی شہادت ہوئی۔
جنت البقیع شریف مدینہ منورہ میں دفن کئے گئے آپ کی عمر شریف بیاسی ۸۲
یا اکیاسی ۸۱ سال کی ہوئی اور دور خلافت بارہ سے کچھ دن کم رہا ہے۔

خدا نے نہ عثمان کا ثانی بنایا
حیا کی ہوئی انتہا اس غنی میں

(تفصیل کو فقیر کی تالیف نورانی حکایات ملاحظہ کریں)

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن، شاہ خیبر شکن پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

آپ کا اسم گرامی علی بن ابی طالب اور کنیت ابوالحسن" وابوتراب" ہے۔
حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے فرزند ارجمند
ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام نامی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے۔ آپ سابقین اولین
علمائے ربانیین میں انتہائی مکرم ومعظم اور مہاجرین اوّلین اور عشرۂ مبشرہ
میں ہیں آپ نے آغوش میں پرورش پائی۔ آپ چوتھے خلیفہ ہیں۔ آپ کا مرکز
عظمت کو نہ تھا۔ نہایت عابد وزاہد ومتقی اور ہر کمال وخوبی میں ایک ممتاز حیثیت

کے مالک تھے ۔ آپ بڑے بہادر ، فصیح اور بلیغ غایت درجہ کے حکیم تھے ۔ علم وعقل آپ کے در کی باندی تھی ۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو باب علم فرمایا ہے ۔ آپ فاتح ولایت اور طریقت کے امام ہیں ۔

ولادت آپ کی ولادت ۳۰ عام الفیل جب کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف تیس سال کی تھی ۔ ۱۳ ر رجب جمعہ کے روز خانہ کعبہ میں ہوئی (ازالۃ الخفاء)

آپ نوعمر لوگوں میں سب سے پہلے دولت اسلام سے مالا مال ہوئے ۔ خود آپ کا ایک مشہور شعر ہے ؂

سَبَقْتُکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ طُرًّا
غُلَامًا مَّا بَلَغْتُ اَوَانَ حُلُمِیْ

یعنی میں نے تم سب لوگوں سے پہلے اسلام قبول کیا جبکہ میں لڑکا تھا ۔ اور حد بلوغ کو نہیں پہونچا تھا ۔

آپ کو ابن ملجم نے شہید کیا ۔ ۱۹ ر رمضان المبارک ۴۰ھ کو آپ نے شہادت پائی ۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ آپ کا مزار پر انوار مدینہ شریف یا نجف اشرف میں مرجع خلائق ہے ۔ آپ نے ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ برس کی عمر شریف پائی ۔ آپ نے چار برس نو ماہ خلافت کی (تاریخ الخلفاء وغیرہ)

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں اُترنے کا آپ کو شرف حاصل

۷۔ آپ بنو ہاشم میں پہلے خلیفہ ہیں ۔ (فیوض وغیرہ)

آپ سے پانچسو چھیاسی احادیث کریمہ مروی ہیں۔

۵۔حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یہ عبداللہ بن عمرو ابن العاص ہمی قریشی ہیں ۔ آپ بڑے ہی عابد و زاہد قائم اللیل صائم النہار تھے ۔ قرآن پاک کی تلاوت آپ کا شب و روز کا مشغلہ تھا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سا علم سیکھا ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ کے علمی کمالات کا اعتراف تھا ۔ اور فرماتے تھے کہ وہ سرکار انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ لکھا کرتے تھے ۔ جو احادیث آپ نے جمع کی تھیں اُن کا نام "الصادقہ" تھا ۔ آپ کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے ذی الحجہ سنہ ۶۳ھ میں وفات ہونا لکھا ہے ۔ بعض نے سنہ ۷۳ھ میں اور بعض نے مکہ شریف سنہ ۶۵ھ میں وفات بتائی ہے ۔ آپ سے سات سو احادیث کریمہ مروی ہیں۔

یعلی بن عطاء الدین اپنی والدہ ماجدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیے سرمہ بنایا کرتی تھیں ۔ کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے اور چراغ بجھا کر رو یا کرتے تھے ۔

(اکمال وغیرہ)

۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کے نام و نسب میں بڑا اختلاف ہے۔ زیادہ تر یہی مشہور ہے کہ آپ کا نام قبل اسلام عبد شمس یا عبد عمر تھا تھا۔ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے کے بعد عبد اللہ یا عبد الرحمن نام رکھا گیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ آپ کا نام عبد الرحمٰن بن صفرہ ہے۔ آپ کی کنیت ابوہریرہ ہے۔ ہریرہ بلی کے بچے کو کہتے ہیں۔ آپ بلیوں سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اکثر آپ کی آستین میں بلی کا بچہ دیکھا گیا۔ ہِرّ بلی کو کہتے ہیں اور ہُرَیْرَہ بلی کے بچہ کو۔ آپ کی آستین میں بلی کا بچہ دیکھکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آبَا هُرَيْرَةَ اور یہی نام آپ کا مشہور ہو گیا۔ (فیوض الباری)

فتح خیبر کے سال ۷ھ میں آپ نے اسلام قبول کیا۔ اس غزوہ میں و نیز دیگر غزوات میں آپ شریک ہوئے ہیں۔ جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تھے آپ سرکار کے ہمراہ لگے رہتے تھے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سماعت فرماتے تھے۔ آپ اصحاب صُفّہ میں سے ہیں عہد خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بحرین کے گورنر رہے ہیں۔ آپ عہد عثمانی میں مدینہ شریف کے قاضی تھے۔ آپ سے پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث کریمہ مروی ہیں۔ آپ نے مدینہ طیبہ میں اٹھتّر سال کی عمر ۵۷ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں وصال فرمایا۔ (ترجمہ)

۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاہزادی تھیں۔ آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام زینب تھا۔ جو قبیلہ غنم بن مالک سے تھیں۔ یا والدہ کا نام رومان بنت عامر بن عویمر تھا۔ آپ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کنواری چہیتی بیوی تھیں۔ آپ کی ولادت باسعادت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملنے کے چار پانچ سال بعد ہوئی اور چھ سال کی عمر شریف میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنہ شوال کو مکہ مکرمہ میں پانچ صد مہر پر آپ کا عقد ہوا اور اس کے بعد مدینہ شریف میں رخصتی ہوئی۔ سرکار مدینہ کی خدمت میں نو سال آپ رہیں جس وقت سرکار انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اُس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی۔

آپ اپنے وقت کی بڑی عابدہ زاہدہ، عالمہ، فقیہ، فاضلہ تھیں حضور سے بکثرت روایات کی ناقلہ ہیں۔ وقائع عرب و محاورات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں۔ آپ علم و فضل زہد و عبادت سخاوت و جرات و شجاعت کے اعتبار سے تمام ازواج مطہرات میں ممتاز تھیں۔

آپ کے شاگردوں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔ علم الکلام کی بنیاد آپ ہی سے ہوئی۔ آیت تیمم سے جوامت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نوازی

گئی۔ یہ سب آپ کی کرامت و فیضان ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ خدا کے نیک بندوں کی برکت سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

حضرت مسروق (تابعی) جب آپ کے واسطے سے سرکار کی حدیث سناتے تھے تو یوں فرمایا کرتے تھے حدثنی الصادقة ابنة الصدّیق حبیبة حبیب اللہ یعنی مجھے سچ بولنے والے صدیق کی بیٹی نے جو اللہ کے محبوب کی پیاری تھیں۔

سخاوت آپ بکثرت روزہ رکھا کرتی تھیں اور بکثرت نماز نفل پڑھا کرتی تھیں سخاوت میں آپ کا نظیر نہیں ملتا تھا۔ ایک مرتبہ کہیں سے ایک لاکھ درہم کا نذرانہ آپ کی خدمت میں آیا آپ نے فوراً ان درہموں کو خیرات فرما دیا (زرقانی) گداگروں کا ایک میلہ سا آپ کے در پر لگا تھا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اڑتالیس ۴۸ سال بیوگی کی حالت میں آپ نے زندگی بسر کی۔ آپ کی ساری عمر قرآن و حدیث کی خدمت میں گذری۔ آپ کی وفات جمعہ یا شب سہ شنبہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ میں ہوئی اور حسب وصیت آپ کو جنت البقیع شریف میں دفن کیا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ نور اللہ تعالیٰ مرقدہا (زرقانی شریف)

خدا تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر رحمت و نور کا ساون برسائے۔ آمین

۸۔ **حضرت جابر بن عبد اللہ** انصاری ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ انصار میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ۔ مشہور صحابی ہیں آپ
شماران صحابہ میں سے ہوتا ہے جنھوں نے حدیث کی روایت بکثرت کی ہے۔ غزوۂ
بدر اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم
کے ساتھ حاضر تھے۔
آپ کے والد ماجد غزوۂ احد میں قتل ہو گئے۔ بیعت عقبہ میں ستر انصاریوں
میں نہ بھی شریک تھے مگر کم عمر تھے آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔
آپ نے ۷۴ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ کی عمر شریف چورانوے
سال بتائی جاتی ہے۔ آپ سے ایک ہزار پانچسو چالیس احادیث کریمہ مروی ہیں
آپ کے صاحبزادے عبدالرحمن ہیں۔ (اکمال)

۹ حضرت ابو سعید سعد بن مالک خدری انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ اپنی کنیت ہی سے مشہور و معروف ہیں۔ باپ بیٹے دونوں صحابی
ہیں۔ غزوۂ احد کے وقت آپ کم عمر تھے۔ بعد کے اکثر غزوات بلکہ تیرہ ۱۳ غزوات
میں آپ نے شرکت فرمائی ہے۔ جلیل القدر صحابہ میں آپ کا شمار ہے۔
صحابۂ کرام تابعین عظام کی ایک بہت بڑی جماعت آپ سے روایت
کرتی ہے ۶۴ھ یا ۷۴ھ چوراسی سال کی عمر شریف میں وصال فرمایا۔ اور
جنت البقیع شریف میں دفن کیے گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔
آپ سے ایکسو ستر ۱۷۰ احادیث مروی ہیں۔ (اکمال و فیوض ص ۱۳۴)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

آپ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم محترم کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ لبابہ حارث کی بیٹی اور حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں ہجرت سے تین سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ سرکارِ عربی علیہ الصلاۃ والسلام نے دو مرتبہ آپ کے لیے فقاہت اور حصول حکمت کی دعا فرمائی۔ اسی دعائے جلیلہ کا یہ ثمرہ تھا کہ آپ ترجمانُ القرآن۔ سلطان المفسرین حبرالامت۔ آپ کا لقب مبارک مشہور و معروف ہوا۔ آپ ایک روز تفسیر ایک روز سیر (مغازی) ایک روز ادب واشعار ایک روز تاریخ عرب کا درس دیتے تھے۔ آپ جس راستہ سے گذر جاتے وہ خوشبو سے معطر ہو جاتا۔

آپ نے دو مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کی زیارت کی تھی (اکمال صہ ۵۲۳)

آپ عبادلہ اربعہ میں سے ایک ہیں۔ عبادلہ اربعہ کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو بن عاص، عبداللہ بن زبیر

امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں افریقہ میں فتوحات ہوئیں ان میں حرب العبادلہ کے رکن اعظم آپ ہی رہے۔

حضرت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے عہد خلافت میں آپ بصرہ کے گورنر اور جنگ صفین میں امیر لشکر رہے تھے۔

(ابن خلدون وقاموس المداعیان)

آپ صاف گو، حق گو، صاحب ورع اور روشن ضمیر تھے۔ آپ سے
یک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث کریمہ مروی ہیں۔ آپ حسن و جمال کے پیکر تھے
صاحت و بلاغت آپ کے گھر کی لونڈی تھی آپ جب کلام فرماتے تھے تو الفاظ
زبان طلتی تھی۔ آپ آخری عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے۔ تقریباً
بہتر سال کی عمر میں آپ نے ۶۸ھ میں سرزمین طائف میں پردہ
رمایا۔ حضرت محمد بن حنفیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا آج امت کا
فقہ اُٹھ گیا۔ (فیوض پ ص۸۱ اکمال وغیرہ)

آپ کے سر پر کافی بال تھے جن میں مہندی لگایا کرتے تھے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

آپ حضرت فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاہزادے
ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ آپ قرشی عدوی ہیں آپ اپنے
والد ماجد کے ساتھ دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ آپ صاحب تقویٰ
تبع سنت اور ذی علم اور ذی ہوش صحابی تھے۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک
نہیں ہوئے تھے۔ غزوۂ احد میں بھی شریک ہونے پر اختلاف ہے۔ سب سے
پہلا غزوہ جس میں شریک ہوئے خندق ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ آپ بچہ
تھے۔ اس وجہ سے غزوۂ بدر میں بھرتی نہیں کئے گئے۔

اتباع حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ آپ جب درخت

کے نیچے سرکارِ عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام فروکش ہوئے۔ جہاں جہاں سرکا
نماز ادا فرماتے ان درختوں کے نیچے آپ ضرور جلوہ فرماتے اور نماز پڑھتے او
یہ طریقہ آپ کا اکتساب فیض و نور کے لیے تھا۔ جو زندگی کا سب سے بڑا سرما
تھا۔

آپ کے جود و سخا کا یہ عالم تھا کہ ایک نشست میں بیس تیس ہزار
درہم صدقہ فرماتے تھے۔ غربا پروری، مسکین نوازی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

حضرت نافع کا کہنا ہے کہ آپ نے اپنی حیات میں ایک ہزار بلکہ اس
سے زیادہ انسانوں کو غلامی کی قید سے آزاد کیا تھا۔

نزولِ وحی سے قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ اور ۷۳ھ میں موضع ر
بن الزبیر کے قبل تین ماہ بعد اور بقول بعض چھ ماہ بعد وفات پائی۔ آپ کی وصیت
تھی کہ مجھے حل میں دفن کیا جائے لیکن حجاج کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہ
اور بمقام ذی طوی میں مقبرۂ مہاجرین کے اندر مدفون ہوئے آپ کی عمر
تقریباً چوراسی یا چھیاسی سال کی ہوئی۔

آپ سے دو ہزار چھ سو تین احادیث مروی ہیں۔

۱۲ - حضرت انس بن مالک بن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

آپ کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ آپ قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ آپ کے
والد ماجد نے آپ کو آٹھ سال کی عمر میں حضور اشرف الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا

بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کر دیا تھا۔ آخری عمر تک قدم ناز محبوب سے لپٹے رہے مگر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بصرہ میں قیام کیا تاکہ لوگوں کو علم دین سکھائیں۔ اغلب بصرہ میں ۹۱ھ یا ۹۳ھ میں وصال ہوا اکیانوے یا ترانوے سال کی آپ نے عمر پائی۔ بیان کیا جاتا ہے آپ کی اولاد امجاد کا شمار ایک سو تک ہے۔ اور ایک قول کے مطابق اسی جن میں اٹھہتر مرد اور دو عورتیں ہیں۔ آپ کافی مالدار

آپ کافی مالدار تھے آپ کے باغ میں ایک پودا تھا جس کے پھولوں سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی۔ آپ سے بکثرت حدیثیں مروی ہیں۔ صحاح ستہ میں دو ہزار دو سو چھیاسی ہیں۔ بخاری و مسلم میں ایک سو اڑسٹھ پر اتفاق کیا ترآسی صرف بخاری نے اور اکیانوے مسلم نے۔

(فیوض الباری ۱۲۴ وغیرہ)

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے کچھ زمانہ قبل شروع میں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے تھے۔ راوی کا کہنا ہے کہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہونے والوں میں یہ چھٹے شخص ہیں۔ آپ نے مسلمان ہوتے ہی خانہ کعبہ میں کفار قریش کی گرم محفل میں اعلان حق شروع کر دیا جس کے نتیجہ

میں بڑی بڑی پریشانیاں اٹھانی پڑیں لیکن اعلانِ حق سے پیچھے نہیں ہٹے۔

(اسد الغابہ)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ آپ سرکار کے خصوصی خدّام میں تھے۔ سرکار کی مسواک اور نعلین مبارک اور وضو کا پانی سفر میں لئے رکھتے تھے۔ آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی ہے۔ سرکار نے آپ کو جنّت کی بشارت دی تھی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اخیرا ور عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع خلافت میں کوفہ کے قاضی رہے اور بیت المال کے خازن بھی تھے بعدہ مدینہ واپس آ گئے اور وہیں ۳۲ھ میں وفات فرمائی اور جنّت البقیع شریف میں مدفون ہیں۔

آپ سے آٹھ سو اڑتالیس احادیث کریمہ مروی ہیں۔ آپ بڑے ہی حلیم و بردبار عابد شب زندہ دار صحابی تھے۔ تقویٰ میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ آپ بہترین لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے اور خوشبو کا استعمال بھی کرتے تھے۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر شریف پائی۔

انتقال کے وقت نوّے ہزار درہم آپ نے چھوڑے۔ آپ بڑے ہی سخی و بردبار تھے غربا پروری آپ کا روز کا مشغلہ تھا۔

(معارف و طبقات، و الکمال)

۱۴۔ **حضرتِ اُمّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔** حضرت زینب بنت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد سرکار مدینہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ ام سلمہ آپ کی کنیت ہے ویسے نام آپ کا ہندہ یا رملہ تھا۔ یہ سہیل بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کی صاحبزادی ہیں۔ جن کی سخاوت کا عام شہرہ تھا۔ سفر میں اپنے ساتھیوں پر بہت خرچ کرتے تھے۔ اس لیے اُن کا لقب "زاد الراکب" (مسافروں کے سفر کا سامان) پڑ گیا تھا۔ آپ کی والدہ کا نام عائلہ تھا جو قبیلہ بنی فراس سے تھیں۔

(الاصابہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی دانشمند اور سمجھدار تھیں۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ نے نہایت حسین مشورہ پیش کیا تھا۔ (الاصابہ)

آپ نے سنہ ۵۹ھ میں وفات پائی اس وقت آپ کی عمر شریف ۸۴ چوراسی سال کی تھی۔ یہ واقدی کا قول ہے لیکن حضرت علامہ حافظ ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق کے مطابق وفات سنہ ۶۱ھ یا سنہ ۶۲ھ میں ہوئی۔

آپ سے تین سو اٹھہتر ۳۷۸ احادیث شریفہ مروی ہیں۔ آپ کا مزار پر انوار جنت البقیع شریف میں ہے۔

(فیوض وغیرہ)

۱۵ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ براء بن عازب ابو عمارہ انصاری حارثی ہیں۔ چھوٹی عمر میں مشرف باسلام ہوئے۔ آپ نے چند غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپ نے ۲۴ھ میں رَیّ کو فتح کیا۔ آپ کے والد عازب بھی صحابی ہیں خندق اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔

جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے۔ آپ سے تین سو پانچ احادیث شریفہ مروی ہیں۔

(فیوض الباری وغیرہ)

۱۶ - حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضور انور شافعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتہ میں ماموں ہوتے ہیں جس وقت آپ مشرف باسلام ہوئے اس وقت آپ کی عمر سترہ، اٹھارہ سال کی تھی۔ آپ بھی سابقین اسلام سے ہیں۔

جاں نثاری - آپ تیر اندازی کے بڑے شائق تھے۔ جنگ احد میں جب صحابہ کرام پریشانی اور گھبراہٹ میں ناگہانی حملہ کی وجہ سے منتشر ہو گئے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ثابت قدم اصحاب میں سے تھے جن کے استقلال میں آخر وقت تک لغزش نہیں آئی۔ اور یہ اس وقت اپنے آقا و مولیٰ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے سینہ سپر کئے ہوئے

موجود تھے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ترکش میں تیر نکالتے اور ان کی کمان میں پہنچاتے اور فرماتے یاسعد ارم فداک ابی وامی (بخاری شریف ج ۲ ص۵۸۱) یعنی اے سعد تیر چلاؤ۔ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ اُدھر سے تیر آرہے تھے اور آپ اپنے سینے پر جھیل رہے تھے۔ سرکار انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کوئی تیر جانے نہیں دے رہے تھے۔ ایک دفعہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے راستہ میں ایک ایسی جگہ پڑاؤ کیا جو پر خطر تھی جہاں دشمنوں کا خطرہ تھا۔ سرکار دیر تک جاگتے رہے اور فرماتے تھے کوئی صالح مرد آج پہرہ دیتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابھی سرکار کا یہ جملہ ختم نہ ہوا تھا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ہتھیار سے مسلح آپڑے۔ سرکار نے پوچھا کون؟ عرض کی آپ کا غلام سعد بن ابی وقاص پوچھا کیسے آئے! عرض کی حفاظت کی خدمت انجام دینے یعنی پہرا دینے آیا ہوں۔ حضور رحمت اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی جاں نثاری و محبت سے بہت خوش ہوتے (مسلم شریف)

عہد فاروقی میں عراق پر فوج کشی ہوئی اس کے امیر لشکر تھے۔ آپ سے دو سو ستر احادیث کریمہ مروی ہیں جن میں سے پندرہ حدیثوں پر بخاری و مسلم نے اتفاق کیا۔ پانچ حدیثیں صرف بخاری نے اور صرف نو مسلم نے منفرداً ذکر کیں (فیوض پ ا ص۱۲۹)

آپ کا وصال ۵۴ھ میں ستّر سال کی عمر میں قصر عقیق میں جو مدینہ سے دس میل دور ہوا اور مروان بن حکم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (فیوض)

۱۷۔ حضرت عبادہ بن صامت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کی کُنیت ابوالولید ہے۔ انصاری سالمی ہیں۔ آپ نقیبوں میں سے تھے والدہ کا نام قرۃ العین بنت عبادہ بن فصیلہ ہے۔ آپ بدر اور تمام لڑائیوں میں شریک تھے۔ فتحِ مصر میں ایک حصہ میں کمانڈر رہے آپ فلسطین کے پہلے قاضی مقرر ہوئے۔ عہدِ رسالت میں جن صحابۂ کرام نے کلامِ الٰہی کی سورتوں کو جمع کیا تھا اُن میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترویج کلام مجید کے لیے شام میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ آپ کو بھیجا تھا۔ عبادہ نامی بارہ صحابی ہیں۔ ایکسو اکیاسی احادیث شریفہ آپ سے روایت کی ہیں۔ مقام رملہ یا بیت المقدس میں ۳۴ھ میں آپ کا وصال ہوا آپ کی عمر شریف بہتّر سال کی ہوئی۔ یہ عبادہ عین کے پیش اور با مشدد کے ساتھ ہے۔ (اسد الغابہ)

۱۸۔ حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سواروں میں سے تھے۔ آپ سے ایکسو ستّر احادیث کریمہ روایت ہیں۔ آپ نے مدینہ شریف ۵۴ھ میں یا کوفہ میں انتقال فرمایا۔ آپ ان جان نثاروں میں سے ہیں جن کی کنیت نام پر غالب ہے۔

۱۹۔ **حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** آپ بدر سے قبل مشرف باسلام ہو گئے مگر اس میں شرکت نہ کر سکے اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ آپ مدینہ طیبہ کے ساکن تھے بعد میں بصرہ تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے خراسان جہاد فرماتے ہوئے اور مرو میں بزمانہ یزید بن معاویہ ۶۳ھ میں دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے۔

آپ سے ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ احادیث کریمہ مروی ہیں۔ آپ قبیلۂ اسلم کے رئیس تھے جب محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ شریف رونق افروز ہوئے تو آپ بھی ہمراہ تھے۔ (اکمال ۵۸۹ھ وقاموس الاعیان)

۲۰۔ **حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** آپ اُن سرفروش جاں نثاروں میں ہیں جنھوں نے مکہ کی گھاٹی میں حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسوقت بیعت کی تھی جبکہ مکہ کا کوئی قبیلہ اُس کے لیے تیار نہ ہوا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس پکار کو سُنے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تبلیغ کے لیے مجھپر جاں نثار کرو۔ آپ کا نام خالد بن زید انصاری ہے نجبا صحابہ سے ہیں۔

قیام: جب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ شریف سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو آپ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان دو منزلہ تھا

اولاً آپ نے حضور کو بالائی منزل پیش کی لیکن حضور نے نیچے کا حصہ پسند فرمایا اور بالائی منزل پر حضرت ابو ایوب انصاری کو رہنے کا حکم فرمایا۔ لہذا الامر فوق الادب کے تحت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالاخانہ پر چلے گئے۔ آپ سے ایک سو پچاس حدیثیں مروی ہیں۔

کمالِ محبّت:۔ ایک روز اتفاق سے بالاخانہ پر پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا چھت معمولی تھی اور ایسی تھی کہ صرف دھوپ کے بچاؤ کے لیے بنائی گئی تھی اس سے پانی کے ٹپکنے کا خطرہ تھا۔ خیال ہوا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف ہوگی۔ گھر میں میاں بیوی کے اوڑھنے کا ایک لحاف تھا دونوں نے جلدی سے پانی پر لحاف ڈال دیا اور پانی کو جذب کر لیا تب دم میں دم آیا۔

تبرک:۔ آپ دونوں وقت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا بھیجتے تھے جو کچھ بچ جاتا وہ واپس آنے پر آپ جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے نشان دیکھتے تبرکاً وہیں سے کھاتے۔ ایک دفعہ کھانا واپس آیا تو سرکار کی انگلیوں کا نشان نہیں تھا سمجھا کہ سرکار نے تناول نہیں فرمایا ہے بیتابانہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ حضور نے آج کھانا تناول نہیں فرمایا تو ارشاد ہوا کہ اُس میں لہسن تھا میں نے لہسن فرشتوں کے خیال سے نہیں تناول فرمایا۔ تم لوگ کھاؤ۔ یہ سُن کر حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی اُس کو ناپسند

کروں گا جو حضور کو ناپسند ہے۔ (مسلم شریف اسد الغابہ)

آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک ہوئے اور افواج کی محافظت کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں ۵۱ھ میں وفات پا گئے۔

جملہ امراض سے شفا۔ آپ کی قبر انور قسطنطنیہ کی چہار دیواری کے قریب ہے جو جملہ امراض سے شفا یابی کے لیے تریاق مجرب ہے۔ لوگ آپ کے قبر کی تعظیم کرتے ہیں اور آپ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں تو بارش ہو جاتی ہے۔

(اکمال ص ۵۹۶ دعینی جلد ا ص ۴۴)

۲۱۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ عامری ہے۔ آپ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھانجے ہیں۔ کوفہ تشریف لائے اور ۷۴ھ میں وہیں پر آپ کا انتقال پر ملال ہو گیا اور یہ زمانہ عبد الملک بن مروان کا تھا۔

آپ سے ایکسو چھیالیس ۱۴۶ احادیث شریفہ مروی ہیں۔

۲۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضی اللہ تعالےٰ کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ جنگ یمامہ اور فتوحات شام یرموک اور قادسیہ میں شریک رہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آخر میں بصرہ کا حاکم مقرر فرمادیا تھا عہد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

میں حاکم عراق رہے۔ آپ نے ایکسو سینتیس[۱۳۷] احادیث مقدسہ روایت کی ہیں۔
غزوۂ خندق کے سال آپ مشرف باسلام ہوئے اور ہجرت فرماکر مدینہ شریف پہونچے
اور کوفہ میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں ۵۰ھ میں ستر سال کی عمر شریف میں
بمرض طاعون انتقال فرمایا۔

۲۳۔ حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی
کُنیّت ابو عبید ہے۔ آپ خزاعی اور کعبی ہیں۔ خیبر کے سال اسلام کی دولت سے
مالامال ہوئے۔ عظیم المرتبت صحابہ میں سے تھے۔ آپ کوفہ کے قاضی بھی رہے۔ بڑے
فاضل و متقی صحابی ہیں ایک سو تیس[۱۳۰] احادیث کریمہ آپ سے مروی ہیں۔
عہد حکومت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بمقام بصرہ ۵۲ھ
میں وصال فرمایا۔

۲۴۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ ثوبان بن بُجدد ہیں
کُنیت ابو عبداللہ ہے۔ آ [illegible] ب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد
کردہ ہیں۔ آپ سرکار انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر و حضر میں رہا کرتے تھے
پھر شام میں آئے پھر رملہ میں۔ اس کے بعد حمص میں مقیم ہوگئے۔ اور وہیں ۵۴ھ
میں انتقال فرمایا۔ آپ سے ایکسو ستائیس[۱۲۷] احادیث کریمہ مروی ہیں۔

بُجدد۔ میں ایک نقطہ والی باء مضموم اور جیم ساکن اور پہلی دال مہملہ مفتوح
ہے۔

۲۵۔ حضرت نعمان بن بشیر انصاری خزاجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کے والد کا نام بنت رواحہ ہے۔ آپ انصاری ہیں مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے آپ ہی پیدا ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں۔ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں کوفہ کے والی (حاکم) تھے۔ پھر حمص کے حاکم ہوئے۔ انھوں نے عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے لیے لوگوں کو مائل کرنا شروع کر دیا۔ اہل حمص نے اُن کو تلاش کر کے ۶۴ھ میں قتل کر دیا۔ آپ سے ایک سو چوالیس حدیثیں روایت ہیں۔ (اکمال ص۵۸ وغیرہ)

۲۶۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اسم گرامی عقبہ ہے عمرو کے صاحبزادے ہیں اور انصاری بدری ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ آپ کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ۴۱ھ یا ۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۲۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام عبداللہ بن قیس بن عامر تھا۔ مشاہیر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے۔ ایک عرصہ تک قضاء کے عہدہ پر کوفہ میں ممتاز رہے۔ آپ مکہ شریف میں مسلمان ہوئے اور سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ پھر اہل سفینہ کے ہمراہ آئے۔ اُس وقت حضور انور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر میں جلوہ فرماتے۔

سنہ ۱۷ھ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ آپ نے اہواز کو فتح کیا۔ ابتدائے خلافت عثمانی تک بصرہ کے حاکم رہے پھر وہاں سے معزول ہو گئے اور کوفہ چلے گئے۔ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت تک کوفہ کے والی رہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اختلافات طے کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حکم بنائے گئے تھے۔ اس کے بعد اپنے سال وفات سنہ ۵۲ھ تک مکہ مکرمہ ہی میں رہے۔ وفات سنہ ۴۵ھ یا سنہ ۴۲ھ میں میں ہوئی۔ آپ تین سو ساٹھ احادیث کریمہ کے راوی ہیں۔ صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی تعداد آپ کی شاگرد ہے۔ بخاری شریف میں آپ کی روایتوں کی تعداد چون ہے۔ ابوموسیٰ نامی چار صحابہ ہوئے ہیں۔ ابوموسیٰ انصاری، ابوموسیٰ ناففی، ابوموسیٰ حکمی، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آپ علمائے صحابہ میں سے ہیں۔ مفتی بھی ہیں۔ (فیوض الباری صفحہ ۲۱۵) مگر امام قسطلانی کا بیان ہے کہ ستاون احادیث بخاری شریف میں آپ سے مروی ہیں۔

۲۸۔ **حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی جندب ہے اور والدہ ماجدہ کا نام خبارہ ہے۔ آپ کا لقب برید ہے صرف مکہ شریف کی فتح میں آپ تین سو سپاہیوں کے افسر تھے۔ حضور انور صلی اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کو دلی محبت تھی ۔ آپ بہت ہی جلیل القدر اور بلند مرتبہ عابد وزاہد صحابی ہیں ۔ حدیث میں آپ کے زہد کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے تشبیہ دی گئی ہے ۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے شام کو ہجرت فرمائی ۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو زبذہ نامی مدینہ منورہ کے قریب بھیج دیا تھا ۔ سنہ ۳۲ھ میں خلافت عثمانی میں رحلت فرمائی ۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔

دو سو اکیاسی (۲۸۱) احادیث آپ سے مروی ہیں ۔ (الاکمال وغیرہ)

اظہار حق ۔ جب آپ ایمان لائے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اے ابوذر تم اپنے وطن واپس جاؤ اور وہاں پر بعثت کی خبر کر دو ۔ آپ نے پر جوش لہجے میں فرمایا ۔ کیا میں اتنے دن حق کے اظہار سے باز رہوں گا ۔ خدا کی قسم میں مکہ ہی میں اپنے اسلام کا اظہار کروں گا ۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ آپ غیر جگہ کے رہنے والے تھے مکہ شریف میں ان کا کوئی مونس و غمخوار نہ تھا لیکن آپ نے مسجد حرام میں باآواز بلند کلمہ شہادت کے اعلان کا نعرہ مارا ۔ یہ آواز سنتے ہی کفار ان پر ٹوٹ پڑے اور پتھروں کی بارش کرنا شروع کر دی جس کے صدمے سے وہ بیہوش ہو گئے اور گر پڑے ۔ دوسرے روز پھر آپ نے کلمہ شہادت کا اعلان شروع کر دیا جس کا وہی نتیجہ ہوا لیکن حق کی آواز سے خاموش نہ ہوئے ۔ (بخاری شریف کتاب المناقب باب اسلام ابی ذر)

۲۹۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی مدنی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپ کی کنیت ابو عباس ہے۔ ان کا نام حزن تھا۔ لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے "سہل" رکھدیا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو آپ کی عمر پندرہ ۱۵ سال تھی۔ آپ کا انتقال ۹۱ھ میں مدینہ شریف میں ہوا سو برس کی عمر پائی۔

آخری صحابی۔ راوی کہتا ہے کہ آپ سب سے آخری صحابی ہیں جن کا انتقال مدینہ شریف میں ہوا۔ آپ نے ایکسو تراسی احادیث کریمہ روایت کی ہیں۔ بخاری میں آپ سے اکتالیس حدیثیں مروی ہیں۔ (فیوض پ ص ۳۷ ج ۲)

۳۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن معاویہ بن عمرو بن مالک خزرجی انصاری ہیں۔ آپ کی کنیت ابو المنذر ہے۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو سید الانصار کا خطاب عطا فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید المسلمین کا۔

آپ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور ان چھ اصحاب میں سے ہیں جنھوں نے سرکار انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں پورا قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ اور ان فقہائے کرام میں سے ہیں جو زمانہ نبوی میں فتویٰ دیتے تھے۔ آپ بہترین قاری بھی تھے۔

آپ نے ایکسو چھیالیس حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں

۱۹ھ یا ۲۲ھ میں انتقال فرمایا۔ بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک رہے ہیں۔

۳۱۔ **حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ آپ ابن عمرو بن اوس بن عدی خزرجی انصاری ہیں۔ آپ کی کنیت ابوعبد اللہ ہے۔ آپ انصار کے اُن ستر اشخاص میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ امام العلماء، رئیس الفقہاء، عابد، زاہد صحابی ہیں۔ والدہ کا نام ہندہ بنت سہل تھا۔ جنگ بدر میں اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ کو حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحیثیت قاضی و معلم بنا کر یمن روانہ فرمایا تھا۔ آپ اٹھارہ ۱۸ سال کی عمر میں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے ہیں۔

آپ نے ایکسو ساون ۱۵۷ حدیثیں روایت کی ہیں۔ اڑتالیس ۴۸ سال کی عمر میں ۱۸ھ میں دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۲۶)

(نبوض ص ۱)

۳۲۔ **حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ یہ حضرت ابوبکرہ نفیع بن الحارث ہیں۔ آپ جب مشرف باسلام ہوئے تو حارث کی طرف منسوب ہونے کو ترک کر دیا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ میں حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ آپ کا شمار فضلاء صحابہ میں سے ہے بڑے ہی عبادت گذار تھے۔

بصرہ میں ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ نُفیح میں نون مضموم اور فاء مفتوح اور یا ساکن ہے۔ (اکمال)

آپ کا نام نفیع یا مسروح ہے۔ لیکن ابوبکرہ جو آپ کی کنیت ہے اس سے زیادہ مشہور ہوئے ہیں۔ کُنیت کی وجہ یہ ہے کہ یوم طائف (جب سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کرلیا تھا) یہ ایک گھڑی کے سہارے لٹک کر کود پڑے تھے اور سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلیا تھا۔ (بکرہ کے معنی لکڑی کی گھڑی کے ہیں جس پر ڈول کی رسّی چلتی ہے) تو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکرہ کنیت سے مخاطب فرمایا اور اُن کو آزاد کردیا۔ آپ کا شمار اجل صحابہ میں ہے۔ بڑے عابد و زاھد تھے۔

پہلے آپ حارث بن کلاہ ثقفی کے غلام تھے۔ آپ نے بصرہ میں ۲۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ سے کل ایک سو بتیس حدیثیں مروی ہیں۔ جن میں سے نو پر بخاری شریف نے اتفاق کیا اور پانچ کو صرف مسلم شریف نے اور ایک حدیث کو صرف مسلم نے "منفرداً" ذکر کیا۔ (فیوض الباری پ صفحہ ۱۵۴)

۳۳۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ کی والدہ کا نام ھندہ بنت عتبہ ہے۔ آپ اور آپ کے والد ماجد فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے۔ اپنے بھائی زید کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ وفات تک

حاکم ہی رہے۔ یہ کل مدت چالیس سال ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تقریباً چار سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری مدت خلافت اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری مدت خلافت اور آپ کے صاحبزادے سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدت خلافت یہ کل بیس سال ہوئے اس کے بعد حضرت سیدنا حسن مجتبیٰ بن علی نے سنہ ۴۱ھ میں خلافت ان کو سپرد کر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہو گئی۔ اور بیس سال تک زمام سلطنت ان کے ہاتھوں میں رہی۔

بمقام دمشق رجب المرجب سنہ ۶۰ھ میں اٹھہتر سال کی عمر میں انتقال فرمایا آپ سے ایکسو چھتیس احادیث کریمہ مروی ہیں۔ صحابہ میں معاویہ ابن صخرہ صرف آپ ہی ہیں۔ آپ کے پاس حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر مبارک، قمیص مبارک اور ازار پاک اور کچھ موئے مبارک اور ناخن اقدس موجود تھے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیص مقدس، چادر شریف ازار مقدس میں کفن دیا جائے۔ اور سرکار انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ناخن مبارک میری ناک اور منہ پر بھر دیئے جائیں۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوئے مبارک کیا آپ کی نعل پاک کی خاک بھی مومن کے لیے تو دنیا وما فیہا سے افضل و برتر و تبرک ہے۔ (اکمال فی اسماء الرجال ۵۸۷)

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ ... نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

فائدہ۔ اس سے پتہ چلا کہ تبرکات حق ہیں۔ ان سے فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے توسّل سے دینی و دنیوی مراد پوری ہوتی ہے۔

آپ بہت ہی جلیل القدر بلند مرتبہ صحابی تھے۔ زہد و تقویٰ میں آپ نظر نہیں رکھتے تھے۔ دینداری، غرباء پروری آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحیثیت امیر ایک طویل مدت تک مذہب و ملّت کی خدمات انجام دیں۔ سب سے پہلے آپ نے بحری جہاز تیار کرائے۔

۴۳۔ **حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ آپ حضرت زید بن حارث بن شرحبیل الکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کی والدہ کا نام اُمّ ایمن ہے۔ ان کا نام برکۃ اور انھوں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا۔ اور یہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی کنیز تھیں۔ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ کی انگوٹھی کے نقش کی عبارت "حُبّ رسول اللہ" تھی اسامہ نامی چھ صحابی ہیں لیکن اسامہ بن زید یہی صحابی ہیں۔ حضرت اسامہ کو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھارہ سال کی عمر میں لشکر کا سردار بنایا تھا۔ بوقت وصال نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عمر پچیس ۲۵ سال کی تھی

حضرت اسامہ کے والد ماجد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار مدینہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں باز سپاہی وصحابی ہیں جن کا نام قرآن پاک میں ذکر ہے
اور یہ شرف صرف حضرت زید ہی کو حاصل ہے کسی دوسرے صحابی کو نہیں۔
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد میں آپ کا
پانچہزار وظیفہ کر دیا تھا۔ ایکسو اٹھائیس حدیثیں آپ سے مروی ہیں بعد
شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وادی القری مدینہ شریف میں
۵۴ھ یا ۵۸ھ میں آپ نے وفات پائی۔ (فیوض ۳۰۵ وغیرہ)
۳۰۔ حضرت سمرہ بن جندب بن ہلال افزاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپ قبیلۂ انصار کے حلیف تھے۔ حافظ تھے اور حضور سرور عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت روایت کرتے تھے اور آپ سے ایک جماعت
روایت کرتی ہے۔ آپ نے جنگ احد میں شرکت کی ہے۔ زیاد نے چھ ماہ
کوفہ کا چھ ماہ بصرہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ایکسو بائیس ۱۲۲ حدیثیں آپ سے مروی
ہیں جن میں چار بخاری شریف میں ہیں۔ ۵۹ھ یا ۶۰ھ میں آپ نے
داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔
آپ کی کنیت ابو سلمان ہے۔ آپ صاحب جود و سخا متقی و پارسا
تھے۔ آپ بہت ہی بلند مرتبہ جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ کا زہد و تقویٰ
لوگوں کی زبان پر تھا۔

۳۶ - حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بڑے
عظیم المرتبت بہت حسین صحابی تھے اسی لیے لوگ ان کو یوسف کہا کرتے تھے
آپ نہایت متقی و دیندار زہد و تقویٰ کے مالک تھے۔ آپ سرورِ کائنات
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس یوم قبل دولت اسلام سے مالا
ہوئے تھے۔ مدینہ شریف میں مقیم رہے۔ بعد میں قرقیس کی طرف
منتقل ہو گئے اور وہیں پر ۵۱ھ میں وفات پائی۔

آپ سے ایک سو احادیث مروی ہیں۔ آپ کی دیانت وللّٰہیت کا یہ عالم
تھا کہ ایک مرتبہ اُن کے غلام نے تین سو روپے میں گھوڑا خریدا۔ آپ نے
فرمایا تو نے سستا خریدا یہ تو زیادہ کا ہے۔ فوراً مالک کے پاس گئے اور فر
اس کی قیمت تو نے کم لی ہے قیمت زیادہ کر اس نے کچھ روپے زیادہ کر دی
مگر آپ نے اس کو کل نو سو روپے دیئے۔ (فیوض پ ۲۱)

۳۷ - حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آپ کا
نام نامی اسم گرامی رملہ ہے۔ ام حبیبہ کنیت۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بعثت پاک سے سترہ سال قبل پیدا ہوئیں اور عبد اللہ بن جحش سے نکاح
ہوا اور اپنے شوہر اول کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ پھر حبشہ کی طرف ہجرت
کی۔ عبد اللہ بن جحش جا کر عیسائی ہو گئے۔ اور آپ اسلام پر قائم رہیں
اختلاف مذہب کی بنا پر دونوں میں علٰحدگی ہو گئی۔ اور آپ کو ام المومنین

بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یعنی آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجیت میں آگئیں۔

آپ حضرت ابوسفیان بن صخرہ بن حرب کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ۔ (فیوض الباری ص۱۴)

تصلب دینی:۔ آپ کو حضور جان عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت محبت تھی۔ حضور کا بہت ادب و احترام کرتی تھیں۔ آپ جب مدینہ منورہ پہونچ گئیں تو اُن کے والد ابوسفیان مکہ مکرمہ پہونچے ۔ اس وقت وہ مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے اور مشرکین کی طرف صلح حدیبیہ کے بارے میں کچھ گفتگو کرنے آئے تھے۔ صلح تو پہلے ہی ہوچکی تھی مگر اس میں تجدید کرنا چاہتے تھے ۔ اسی ذیل میں وہ اپنی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی پہونچے۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو فوراً ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر شریف طے کرکے ایک جگہ پر رکھدیا اور اس پر اپنے والد ابوسفیان کو نہ بیٹھنے دیا۔ آپ کے والد نے پوچھا کہ یہ کیا کیا؟ تو فرمایا تم اس بستر کے لائق نہیں ہو یہ اس ذات گرامی کا بستر ہے جو طیب و طاہر ہے اُن کا بستر بھی پاک و صاف ہے اور تم ناپاک تمہارا جسم ناپاک ہے ۔ ابوسفیان یہ سُن کر اور غضبناک ہوکر واپس آگئے۔

سبحان اللہ یہ واقعہ اہل ایمان کے لیے سونے کی کڑی ہے محبت کا یہی تقاضا ہے اور ہونا بھی چاہئے۔

آپ نے ۴۴ھ میں وفات پائی اور مدینہ شریف میں دفن ہوئیں۔ آپ سے پنچانوے یا پینسٹھ احادیث کریمہ مروی ہیں جن میں سے دو پر بخاری ومسلم نے اتفاق کیا ہے۔ (فیوض الباری ص۱۷)

۳۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ اسلام لانے سے قبل آپ کا نام "ماجہ" تھا۔ مجوسی المذہب تھے۔ آپ کے والد اصفہان کے قریہ "جی" کے باشندہ تھے۔ بعض کا قول ہے کہ آپ فارس کے شہر "راہرمز" سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد کا نام "بوذخشاں بن مورسلان" تھا جو فارس کے ایک آتشکدہ کی خدمت پر مامور تھے۔ ذریعۂ معاش کاشتکاری اور زمینداری تھا۔ بعض کا قول ہے کہ آپ ایک بادشاہ کے صاحبزادے تھے جیسا کہ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے بھی اس کو فتح الباری میں لکھا ہے۔

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

آپ ترک وطن کر کے ملک شام پہونچے۔ وہاں کے یہود نے پکڑ کر آپ کو فروخت کر دیا۔ آپ کا مالک مدینہ شریف کے نزدیک رہتا تھا۔ آپ نے سرکار مدینہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی تو آپ نے قیمت دے کر آزاد کر دیا۔ آپ اصحاب صفہ میں داخل ہو گئے۔

آپ جنگ بدر میں شریک ہوئے بڑے سپہ سالار عالم وزاھد تھے۔ عمر شریف

بہت پائی چونسٹھ احادیث کریمہ کے راوی ہیں آپ کی عمر تقریباً اڑھائی سو سال کی تھی بعض روایتوں میں تین سو سال کی ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ آپ اپنے ہاتھ سے کسب کرتے تھے۔

غزوہ خندق میں آپ نے شرکت کی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس معرکہ میں کامیابی ظاہری اسباب کے پیش نظر بڑی حد تک آپ کی، تجربہ کاری، آپ کی فراست و دانائی ہی کے باعث ہوئی تھی۔

آپ نے ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں آپ مدائن کے گورنر تھے۔ اس کے باوجود دور اندیشی و فقر کا یہ عالم تھا کہ آپ کے پاس صرف ایک عبا تھی جس میں لکڑیاں جمع کرتے تھے اور اس کا آدھا حصہ اوڑھتے اور آدھا حصہ بچھاتے تھے۔ (طبقات ابن سعد)

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "سلمان الخیر" کا لقب عطا فرمایا تھا۔

۳۹۔ **حضرت عدی بن حاتم طائی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ شعبان المعظم ۷ھ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور کوفہ میں آئے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی۔ جنگ جمل حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت میں ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔ جنگ صفین اور نہروان میں

شریک ہوئے ہیں۔ عہد مختار ثقفی میں ۶۶ھ میں کوفہ یا قرقیسا میں وفات پائی چھیاسٹ حدیثیں مروی ہیں۔ (اسماء الرجال ص۵۳۷ وغیرہ)

۴۰۔ حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں آپ حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ ہمیشہ مدینہ شریف میں مقیم رہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کوفہ چلے گئے تھے اور وہیں ۸۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ سے پنچانوے حدیثیں مروی ہیں۔ ابو اوفی کا نام علقمہ بن قیس اسلمی ہے۔ (اسماء الرجال ص۵۳۸ وغیرہ)

۴۱۔ حضرت ابوطلحہ زید بن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بڑے عظیم المرتبت صحابی ہیں اور انصاری ہیں۔ غزوہ بدر میں آپ نے شرکت فرمائی۔ آپ جنگ جمل کی کسی لڑائی میں کسی نامعلوم تیر سے ۱۰ رجادی الاولیٰ سنہ ۳۶ھ شہید ہوئے اور بصرہ میں مدفون ہوئے۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ در اصل آپ کو مقام قنترہ میں دفن کیا گیا تھا مگر تیس سال کے بعد آپ نے اپنی صاحبزادی کو خواب میں زمین کی سیل کی شکایت کی تو آپ کو قبر سے نکالا گیا جسم مبارک بالکل تروتازہ تھا اور بصرہ میں دفن کیا گیا (عینی ج ا ص۱۱۴)

آپ سے بانوے حدیثیں مروی ہیں۔ تین بخاری شریف میں ہیں۔

۳۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ حجۃ الوداع میں جب سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ

...لم نے منیٰ میں حلق کرایا تو داڑھی کے موئے مبارک تمام صحابۂ کرام میں تقسیم کئے
...ئیں جانب کے کل موئے مبارک آپ کو مرحمت فرمائے آپ اس وقت بہت
...ں ہوئے ۔ آپ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں آپ نے عقبہ کی گھاٹی میں سرکار
...ینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ۔ جنگ اُحد میں جب
...تح شکست سے بدل گئی اور بدحواسی میں بہادروں کے پیر اکھڑ گئے ۔ تو آپ
...ر مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت میں سینہ تانے کھڑے تھے اور یہ شعر
...کی زبان پر تھا ۔

...عر ۔ نَفْسِیْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ ۔ وَجْهِیْ لِوَجْهِكَ الْهِدَاءُ

یعنی میری جان آپ کی جان پر قربان اور میرا چہرہ آپکے چہرے پر نثار ۔

(اسد الغابہ)

... حضرت ابوزید خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ آپ قبیلہ
...ینہ سے تعلق رکھتے تھے ۔ آخر عمر میں آپ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے ۔ مدینہ منورہ
...رہ ۷۸ھ میں دنیائے فانی سے انتقال فرمایا ۔
آپ سے اکیاسی حدیثیں مروی ہیں ۔ آپ کی عمر شریف پچاسی سال کی ہوئی
...ہ کے دن قبیلہ جہنیہ کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا ۔
(فیوض الباری پ ۱ صہ ۲۵۲)

۴۳۔ حضرت رافع بن خَدِیج انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ جنگ احد اور جنگ خیبر میں آپ شریک ہو
ہیں۔ آپ چھیاسی احادیث کریمہ کے راوی ہیں۔ آپ حارثی انصاری ہیں۔ آپ
نے چھیاسی سال کی عمر میں ۷۳ھ میں مدینہ شریف میں داعی اجل کو لبیک کہا
خَدِیج خائے معجمہ کے فتحہ دال کے کسرہ اور آخر میں جیم معجمہ کے ساتھ ہے۔ آپ
بڑے زاہد و متقی تھے۔

۴۴۔ حضرت ابو رافع بن ثابت قبطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ اپنے وقت کے بڑے زاہد و عابد تھے۔ آپ نے ایک مرتبہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھوارے کھاتے تھے۔ آپ سے اڑسٹھ حدیثیں مروی ہیں

(اکمال فی اسماء الرجال)

۴۵۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کا اسم گرامی عو

ہے۔ آپ عمر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں۔ آپ کا پیشہ تجارت تھا۔ جنگ ا
کے بعد مشرف باسلام ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ اہل فضیل
اور فقیہ اور عقیل صحابہ میں سے ہیں۔ حضور اشرف الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
نے اپنی امت کا حکیم فرمایا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ میں عقد مواخات تھا
ایکسو اناسی احادیث آپ سے مروی ہیں۔ آخری عمر میں شام میں قیام

فرمایا اور وہیں ۳۲ھ میں دمشق میں رحلت فرمائی۔

۴۶۔ **حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ آپ کی کنیت ابو محمد قریشی نوفلی ہے۔ سادات قریش سے ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور مدینہ شریف میں ۵۴ھ میں وصال فرمایا۔ آپ علم انساب کے بڑے ہی ماہر تھے آپ سے کل ساٹھ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے نو بخاری شریف میں ہیں۔

(فیوض الباری ص۸)

۴۷۔ **حضرت فضالہ بن عُبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔

آپ کا نام نامی اسم گرامی فضالہ ہے۔ عبید کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ اوس سے آپ انصاری ہیں۔ جنگوں میں سب سے پہلے احد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد دوسری جنگوں میں شرکت کی۔ بیعت تحت الشجرہ میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ پھر شام کو چلے گئے اور دمشق میں سکونت اختیار کر لی۔ دمشق میں اہم کام کے لیے مقرر کئے گئے تھے یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ۵۳ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

فضالہ میں خا اور ضاد معجمہ پر زبر اور عبید میں عین مہملہ پر ضمہ ہے۔ (اکمال)

۴۸۔ **حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ آپ کا نام کعب ہے اور والد کا نام عجرہ ہے۔ آپ نے کوفہ میں قیام فرمالیا تھا۔ ۵۱ھ

میں پچھہتر سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ آپ سے سینتالیس احادیث روایت ہیں۔

۴۹۔ **حضرت ام المومنین میمونہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ نام مبارک میمونہ۔ والد کا نام حارث۔ والدہ کا نام ھند تھا۔ یہ حضرت ام الفضل (زوجہ عباس بن عبد المطلب) کی بہن ہیں۔ پہلے آپ مسعود کے نکاح میں تھیں۔ ان سے طلاق کے بعد ابو رہم سے نکاح کیا۔ ان کے انتقال کے بعد ۷ھ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں۔ اور ۱۱ھ میں حضور نے انتقال کیا اس حساب سے آپ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چار سال رہیں متقی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف میں فرماتی ہیں۔

اما انہا کانت اتقانا للہ واوصلنا للرحم۔ یعنی خبردار وہ ہم میں سب سے زیادہ متقی اور صلہ رحمی کرنے والی ہیں۔

کثرت نماز۔ حضرت یزید بن الاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ہر وقت نماز پڑھتی تھیں یا گھر کا کام انجام دیتی تھیں۔ ان دونوں کاموں سے فرصت ملتی تو مسواک کرنے لگتی تھیں۔

آپ نے ۵۱ھ میں رحلت فرمائی اور مکہ شریف میں دفن ہوئیں۔

آپ سے چھہتر احادیث کریمہ مروی ہیں جن میں سے سات پر بخاری شریف ومسلم شریف نے اتفاق کیا ہے۔ (فیوض الباری ص۵)

۵۰۔ حضرت ابو جُحَیْفَہ وَہَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کا نام وہب بن عبد اللہ اموائی ہے۔ یہ کمسن صحابہ میں سے ہیں کوفہ میں فروکش ہوئے۔ حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب وفات شریف ہوئی تو یہ ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے لیکن آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث مبارکہ کو سنا ہے اور آپ کی روایت حدیث بھی کی ہے۔ ۷۲ھ میں کوفہ کی سرزمین پر انتقال فرمایا۔ ان کے بیٹے عون اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ آپ سے پینتالیس حدیثیں مروی ہیں جن میں دو پر بخاری ومسلم نے اتفاق کیا اور دو کو بخاری نے اور تین کو مسلم نے منفرداً ذکر کیا۔ جُحَیْفَہ۔ جیم کے پیش اور حا وفا کے زبر کیسا تھ ہے آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت محبوب رکھتے تھے آپ کوفہ کے بیت المال کے افسر بھی تھے۔

(اکمال ص۵۸۸، وفیوض پ ا ص۲۷۳)

۵۱۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ شروع شروع میں آپ نے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ بعدہٗ بصرہ تشریف لے گئے۔ آپ ان گیارہ اصحاب میں سے ہیں جن کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کی طرف بھیجا تھا۔ جو

لوگوں کو دین سکھاتے تھے۔ آپ نے بصرہ میں سنہ ۷۰ھ میں وصال فرمایا۔ آپ زہد و تقویٰ کے مالک تھے۔ اور بصرہ کی بزرگ ترین ہستیوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ تینتالیس احادیث کریمہ آپ سے مروی ہیں۔

۵۲۔ حضرت ام عطیہ نُسیبہ انصاری بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آپ کا نام نسیبہ کعب کی شاہزادی ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ آپ حارث کی شاہزادی ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ حضور اشرف الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ بڑی زاہدہ عابدہ تھیں۔ اکثر غزوات میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئیں ہیں اور مریضوں کا علاج معالجہ اور زخموں پر مرہم پٹی کرتی تھیں۔ نُسیبہ میں نون پر پیش اور سین اور باء موحدہ پر فتحہ ہے (اکمال) ص ۵۵۶

۵۳۔ حضرت سلمہ بن حنیف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ جلیل القدر صحابہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ نہایت عابد و زاہد تھے۔ آپ سے چالیس احادیث کریمہ مروی ہیں۔

۵۴۔ حضرت زید بن ثابت ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انصاری۔ جلیل القدر صحابی اور کاتب وحی ہیں جس وقت آپ مدینہ شریف میں تشریف لائے اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال کی تھی اور آپ سترہ سورتوں کے حافظ تھے۔ جلیل القدر علماء فقہاء و صحابہ میں آپ کا شمار تھا علم فرائض کے امام ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! افرضکم

زید (احمد) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ نے یہود کی کتاب نصف میں اور سریانی ستره دن میں سیکھ لی تھی تاکہ غیر زبان والوں کو تبلیغ کر سکیں۔ قرآن پاک کی تدوین میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔ خلافت صدیقی میں آپ نے قرآن پاک کی کتابت بھی کی اور قرآن کو مصحف سے خلافت عثمانی میں کیا۔ ابو سعید آپ کی کنیت ہے۔

آپ غزوہ خندق میں شریک تھے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری دور قرآن پاک ان ہی کے مصحف سے ہوا تھا۔ آپ کا شمار حفاظ صحابہ میں ہے۔ آپ سے بانوے ۹۲ حدیثیں مروی ہیں۔ نو بخاری شریف میں کاہیں۔ مدینہ شریف ۴۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ عمر اغلب چھپن سال کی ہوئی

(فیوض الباری ص۱۱ و قسطلانی)

۵۵۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ زید بن ارقم انصاری خزاجی ہیں آپ کی کنیت ابو عمرہ ہے۔ آپ اکثر غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ جنگ صفین میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھے۔ آپ سے نوے ۹۰ احادیث کریمہ مروی ہیں۔ آپ کا کوفہ میں ۶۶ھ میں انتقال ہوا (اکمال ص۴۹۹)

۵۶۔ حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ بڑے جلیل القدر مشہور صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اس میں

اختلاف ہے کہ آپ نے جنگ بدر میں شرکت کی یا نہیں۔ تبوک کے علاوہ دیگر غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔

آپ حضور شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شعراء میں سے تھے۔ یہ اُن تین صحابیوں میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے جن کے مشہور واقعات سیر کی کتابوں میں ہیں۔ ان تینوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت کعب بن مالک [1]، بلال ابن امیہ [2]، مرارہ بن ربیعہ [3]،

آپ سے اسّی احادیث کریمہ مروی ہیں۔ عہد خلافت امیر میں ۵۰ھ میں ستہتر سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ (اکمال ص۵۶۴)

۵۷۔ حضرت ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ بعثت سے پانچ برس قبل یمن میں پیدا ہوئیں۔ جبکہ قریش کعبہ تعمیر کر رہے تھے۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کی خواہش فرمائی اور نکاح ہو گیا۔ آپ بیوہ تھیں۔

حضور سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو ایک طلاق دی تھی۔ پھر دوسرے روز حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور بارگاہ رسالت میں عرض کی سرکار! آپ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ حضرت حفصہ

کو رجوع فرمائیں کیونکہ وہ روزہ بہت رکھتی ہیں اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والی ہیں اور یہ جنت میں بھی آپ کی بیوی رہیں گی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً رجوع فرمالیا۔ (اصابہ)

آپ نے شعبان ۴۵ھ میں رحلت فرمائی۔ آپ کی عمر شریف ساٹھ سال کی تھی۔ آپ کے جنازہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرکت کی۔ آپ پہلے حضرت جلیس بن خذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے۔ (بقول حافظ ابن کثیر)

آپ سے ساٹھ احادیث کریمہ مروی ہیں جن میں سے پانچ بخاری نے روایت کی ہیں۔

۵۸۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی کنیت ابومسلم یا ابو یاس ہے اسلمی مدنی ہیں۔ آپ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ آپ سے ستہتر احادیث کریمہ مروی ہیں۔ اسی سال کی عمر میں ۷۴ھ میں دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔

۵۹۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بڑے ہی جلیل القدر صحابی ہیں غزوۂ حنین میں مسلمان ہوئے اور غزوۂ میں بھی شرکت کی فتح مکہ کے موقع پر الشجع کے علمبردار تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں شام میں چلے گئے تھے اور شہر حمص میں سکونت اختیار کرلی۔ شروع عہد بادشاہت میں عبد الملک

مروان اموی تک حیات رہے اور ۷۴ھ میں رحلت فرمائی۔ آپ سے ستر۶۶ حدیثیں روایت ہیں۔

۶۰۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ یہ عبد اللہ عبد الرحمن ابن ابی اوفیٰ ہیں اور ابو اوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس سلمی ہے۔ آپ نے حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد غزوات میں شرکت کی ہے۔ ہمیشہ مدینہ شریف میں قیام پذیر رہے یہاں تک کہ افضل موجودات سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ بعدہٗ آپ کوفہ تشریف لے گئے اور وہیں پر ۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔ کوفہ میں انتقال کرنے والے صحابہ میں یہ آخری صحابی ہیں۔

آپ سے پینسٹھ۹۵ احادیث شریفہ مروی ہیں۔ (اکمال وغیرہ)

۶۱۔ **حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ آپ جلیل القدر صحابی ہیں اسلام کے لیے آپ نے بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائیں۔ آپ کو کفار اسلام لانے کے جرم میں سخت سے سخت تکلیف دیا کرتے تھے۔ آپ ہی کے حق میں قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا۔ الخ

ایک روز آپ کو کفار نے آگ میں ڈالدیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے سر پر ہاتھ رکھکر پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی عَمَّارٍ یعنی اے آگ عمار پر ٹھنڈی ہو جا۔ آگ فوراً ٹھنڈی

(عینی ج ا ص۲۳)

آپ بدر اور اس کے بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ حبشہ اور مدینہ شریف
رف ہجرت کی اور جنگ صفین کے موقعہ پر ۳۷ھ میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ
کے ساتھی ہوکر شہید ہوئے۔ آپ کے وصال کی خبر مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پہلے ہی دیدی تھی چنانچہ مسجد قبا کی تعمیر کے وقت جب آپ اینٹیں لے کر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو سرکار مدینہ آپ کے سر سے غبار صاف کیا اور فرمایا
و عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ (بخاری شریف ج ۲ ص۶۸) کہ عمار کی بیکسی قابل
ہے اُن کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی اور تم اہل جنت سے ہو (مستدرک ج ۲ ص۳۸۷)

فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم غیب ہیں کوئی
آپ سے پوشیدہ نہیں۔

آپ کی والدہ اسلام میں پہلی شہید ہیں۔ مدینہ شریف کی پہلی مسجد قبا آپ کے
ت مبارک سے تعمیری انجام کو پہونچی۔

آپ سے باسٹھ احادیث کریمہ مروی ہیں جن میں سے تین حدیثیں پر بخاری
نے اتفاق کیا اور صرف تین کو بخاری نے اور ایک حدیث مسلم شریف نے منفرداً
کی۔ (فیوض الباری پ ا ص۱۵)

حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ت سیدہ خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المومنین حضرت

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مقدس سے بعثت قدس سے پانچ برس قبل تو
ہوئیں۔ آپ حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شاہزادی ہیں جن کے فضائل سے
احادیث نبویہ پُر ہیں۔

شادی۔ ہجرت کے بعد ۲ھ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا یعنی
حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح رمضان المبارک میں حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کر دیا تھا۔ اس وقت حضرت سیدہ کی عمر پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ
تھی حضرت علی کی عمر اکیس سال پانچ ماہ کی تھی۔ (استیعاب)

جہیز۔ آپ کو جہیز میں ایک بچھونا ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہو
تھی۔ اور دو چکیاں اور دو مشکیزے دو بازوبند چاندی کے ایک چارپائی وغیرہ دیگ

آپ کی رخصتی اغلب ذی الحجہ میں غزوۂ بدر کے بعد ہوئی۔ (اصابہ) آپ کا مہر
چارسو مثقال چاندی مقرر کیا گیا تھا۔

ولیمہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے روز اپنا ولیمہ کیا جس میں سا
کے ساتھ جو میسر آیا کھلایا۔ ولیمہ میں جو کی روٹی، کھجوریں، حریرہ، پنیر، مینڈھے
کا گوشت تھا۔ (من المواہب وشرحہ)

اولاد امجاد۔ حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما آپ کے صاحبزادے ہیں۔ تفصیل کو مطالعہ ہو فقیر کا رسالہ احوال کربلا، اور نورانی
حکایات۔

ان شاہزادوں کے بعد آپ سے حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تین صاحبزادیاں
[illegible]ضرت رقیہ، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن پیدا ہوئیں۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدہ سے نکاح کے بعد ان کی زندگی بھر
[illegible]ر کسی سے نکاح نہیں فرمایا۔ (استیعاب واصح التواریخ)

آپ کا وصال ۲۸، یا ۲۹ یا ۳۰ سال کی عمر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
[illegible]صال کے چھ ماہ بعد شب سہ شنبہ ۳ رمضان المبارک سنہ ۱۱ھ میں ہوا۔ حضرت عباس
[illegible]ن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون
[illegible]یں۔ (اصح التواریخ وغیرہ)

[illegible]امت کے دن۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن عرش کے درمیان
[illegible]ے منادی ندا کرے گا کہ اہل محشر اپنے سر جھکاؤ اور اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ حضرت سیدہ
[illegible]ون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پل صراط پر سے گذر جائیں۔ بس حضرت
[illegible]سیدہ مع ستر ہزار جار کے حور عین سے اس طرح گذر جائیں گے جیسے بجلی کوند گئی۔

(اصح التواریخ ص ۳۶ مصنفہ حضور تاج العلماء مارہروی)

۶۲۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

[illegible]ن ہاشم بن عبد مناف۔ آپ حضرت انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم محترم ہیں۔ عمر میں
[illegible]پ سے دو سال بڑے تھے آپ کی والدہ کا نام نمر بن قاسط یا شیبہ بنت جناب تھا یہ
[illegible]یلی عربی خاتون ہیں جنھوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دیبا اور طرح طرح کا غلاف

پہنایا تھا۔

پہلا غلاف ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گم ہو گئے تھے تو آپ کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ میرا بچہ مل گیا تو خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ چنانچہ جب آپ ان کو مل گئے تو انھیں یہ نذر پوری کی۔

آپ سرداران قریش میں سے ہیں مسجد حرام کی عمارت وسقایہ وغیرہ کی خدمت آپ ہی متعلق تھیں۔

آپ ابتداء میں اسلام لائے مگر بعد میں آپ نے اظہار اسلام کیا۔ آپ غزوۂ حنین وطائف وتبوک میں شریک ہوئے ہیں۔ وصال کے وقت آپ نے ستر غلام آزاد کئے آپ کی ولادت سنہ فیل سے پہلے ہوئی۔ جمعہ کے دن ۱۲ رجب ۳۲ھ کو آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ جنت البقیع شریف میں مزار پرانوار ہے آپ نے اٹھاسی سال کی عمر پائی۔ (اکمال وغیرہ)

۶۴۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔ آپ کا اسم گرامی فضل ہے آپ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم محترم ہیں۔ آپ جلیل القدر صحابہ میں ہیں علم و فضل کے شہنشاہ ہیں۔ تقویٰ وطہارت گھر کی میراث ہے۔ غزوۂ حنین میں آپنے شرکت کی ہے و نیز غزوۂ احد میں اور حجۃ الوداع میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ردیف تھے ایک سال کی عمر میں ۱۸ھ میں بمرض طاعون وصال ہوا۔ آپ ت

بیس احادیث شریفہ مروی ہیں۔

۶۵۔ **حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔** آپ امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور ان کو ذات النطاقین" کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے جس رات حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تھی تو اپنے پٹکے کو پھاڑ کر دو حصے کئے تھے ایک حصہ میں توشہ دان اور دوسرے میں مشکیزہ باندھا تھا۔ یا اس کا پٹکا بنا لیا تھا۔ آپ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ماجدہ ہیں۔

آپ مکہ شریف میں مشرف باسلام ہوئیں آپ اٹھارویں مسلمان ہیں۔ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دس سال بڑی تھیں۔ آپ کے شوہر زبیر العوام تھے۔ مکہ شریف ماہ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کی ایکسو دس برس کی عمر شریف ہوئی۔ آپ سے چھپن حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار پر بخاری و مسلم نے منفرداً ذکر کیا۔ اور چودہ حدیثوں پر بخاری و مسلم نے اتفاق کیا۔ پوری عمر میں آپ کا کوئی دانت نہ گرا تھا۔ اور نہ عقل میں فتور آیا۔

(فیوض الباری پ ۱ ص ۲۴۸ وغیرہ)

۶۶۔ **حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** آپ خلیفہ بن عامر بن خزرج بدری کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا عظیم المرتبت صحابہ میں سے ہیں۔ بڑے ہی عابد، زاہد، متقی تھے۔ آپ غزوہ اور مابعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ کو

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٦ھ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے کے زمانہ میں بھیجا تھا۔ قیصر مشرف باسلام ہونا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہ لائے لہٰذا وہ بھی ایمان نہ لاسکا۔

شکل جبریل:۔ یہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہیں کہ حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام ان کی شکل وصورت میں خاتم الانبیاء حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی لائے تھے۔

آپ ملک شام چلے گئے تھے اور سرکار امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد حکومت تک حیات رہے۔

آپ سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں (دَحیہ، دال کے زبر کے ساتھ ہے) (اکمال وغیرہ)

٦٧۔ **حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**۔ آپ کے والد ماجد کا نام رباح ہے۔ اور آپ کی والدہ کا اسم گرامی "حمامہ" آپ اصل کے اعتبار سے حبشی تھے۔ مکہ معظمہ میں آپ کی ولادت باسعادت۔ اُمیہ بن خلف آپ کا آقا تھا۔

آپ ان سات سابقون الاولون میں سے تھے جنھوں نے توحید ورسالت کی دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہا ہے۔ اور حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کی "اسی جرم" میں آپ کے آقا۔ امیہ بن خلف نے آپ کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں۔ اذیتیں پہونچائیں۔ تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جلتے ہوئے پتھر سینے پر رکھے، زدوکوب کیا۔ گلے میں رسی کا پھندا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ دم گھٹنے

مگر محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت والفت کا نشہ اُترنا تھا نہ اُترا۔
شمع نبوت کے پروانے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر مصیبت و
پریشانی اٹھائی مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن کرم ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ آخر سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارہ پر حضرت سیدنا امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے آپ کو خرید کر آزاد فرمادیا اور آزاد کر کے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہ میں آخر عرض کیا۔

گردشِ آزاد ہم بر روئے تو
گردشِ آزاد ہم بر روئے تو (مثنوی)

فضائل۔ حضرت بلال حبشی کی آواز نہایت ہی شیریں اور دلکش تھی اسی لیے
مسجد نبوی کے مؤذن مقرر ہوئے۔ آپ اسلام کے پہلے مؤذن ہیں۔
تین اذانیں۔ آپ کی تین اذانیں مشہور ہیں (۱) وہ اذان کہ حضور سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر آپ سے فرمایا "بلالِ اذان" دوسری
مسجد نبوی کی تعمیر پر آپ نے مسجد نبوی میں اذان دی۔ تیسری سرکار اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرات امامین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
کہنے پر آپ نے مسجد نبوی میں اذان دی تھی۔ جس سے اہل مدینہ گھروں کے باہر
نکل پڑے تھے۔ اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گئی تھی۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمایا کرتے تھے۔ ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالاً یعنی حضر
ابوبکر سردار ہیں اور انھوں نے ہمارے سردار یعنی بلال کو خرید کر آزاد کیا۔

آپ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد ملک شا
جا کر متوطن ہو گئے تھے بعض روایتوں سے مترشح ہے کہ آپ نے ۲۰ھ
کم و بیش ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور دمشق میں باب الصغیر کے قریب
دفن ہوئے۔ (اسد الغابہ وغیرہ)

۶۸ - حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ آپ عام الفتح کو اسلام لائیں
کا مشہور نام فاختہ تھا۔

آپ سے چھیالیس ۴۶ احادیث کریمہ مروی ہیں۔ بخاری میں ان سے دو حدیث
مروی ہیں۔ حضرت علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے شاگرد ہیں
(قسطلانی)

۶۹ - حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دنیائے کفر
لیے قہر الٰہی کی ننگی تلوار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون واقف
نہیں جن کی نوک شمشیر سے اسلام کی عالمگیر فتوحات کی ایک عظیم تاریخ مر
ہوئی۔

آپ قرشی مخزومی ہیں آپ کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سبا

ہیں۔ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔

نبوی بارگاہ سے آپ کو "سیف اللہ" کا خطاب و لقب عطا ہوا۔ آپ فتح مکہ و طائف و حنین میں شریک رہے ہیں۔ آپ سے اٹھارہ ۱۸ احادیث شریفہ مروی ہیں۔ حمص میں ۲۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

۷۰۔ حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ ابوشریح خویلد بن عمرو کعبی عدوی خزاعی ہیں۔ آپ کے نام میں کافی اختلاف ہے بعض کا کہنا ہے کہ آپ کا نام عمرو بن خویلد ہے۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ عبدالرحمٰن اور بعض کے نزدیک ہانی بن عمرو ہے اور بعض کا قول ہے کہ آپ کا نام کعب ہے۔ کچھ لوگ ابوشریح کعبی بیان کرتے ہیں۔ (نووی شرح مقدمہ مسلم ص۲۴)

آپ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ حجاز کے اساتذہ حدیث میں آپ کا شمار ہے۔ محدثین کرام کی ایک جماعت آپ کی شاگرد ہے۔!

آپ نے مدینہ شریف میں ۶۸ھ میں وصال فرمایا۔

۷۱۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان کی کنیت ابوخبیب ہے۔ صحابی بن صحابی ہیں اور امیر المومنین ہیں۔ یہ مہاجرین مدینہ میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام اسماء ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ قبا میں جب پیدا ہوئے تو سرکار انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گود میں ان کو ڈال دیا گیا۔ آپ نے کھجور چبا کر ان کو کھلائی۔ اپنا لعاب دہن ان کے

منہ میں ڈالا اور تحنیک کی اور دعا دی گویا سب سے پہلے جو غذا ان کو ملی وہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا۔

آپ اطلس تھے داڑھی نہ تھی آپ قائم اللیل اور صائم الدہر تھے۔ رات کو نفل کے لیے کھڑے ہوتے تو صبح کر دیتے۔

یزید کے مرنے کے بعد ۶۴ھ میں اہل عراق، یمن اور اہل حجاز نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے عمارت کعبہ کی تجدید کی اور اس کے دو دروازے بنا دیئے نو حج کیے اور خلافت کے امور انجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ حجاج نے مکہ شریف کا محاصرہ کیا۔ (ماہ ذی الحجہ ۷۲ھ میں) اور یہ محاصرہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ آپ کے ایک پتھر لگا اور اس سے شہید ہو گئے۔ آپ کے جسم مبارک کو سولی پر چڑھایا گیا۔ اور سر مبارک خراسان میں لے جایا گیا۔

آپ سے ۳۳ تینتیس احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے امام بخاری نے چھ احادیث ذکر فرمائی ہیں۔

۷۲۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ مہاجر ہیں۔ حواری نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ اسلام کی دولت سے مالا مال ہونے والوں سے چوتھے یا پانچویں تھے۔ آپ کی والدہ کا اسم گرامی صفیہ بنت عبد المطلب ہے جو سید کائنات محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر سولہ برس کی عمر میں مشرف

باسلام ہوئے۔ تمام مشاہد میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ آپ سے اڑتیس حدیثیں مروی ہیں۔ دو پر بخاری و مسلم نے اتفاق کیا اور سات بخاری نے منفرداً ذکر کیں۔ جنگ جمل میں آپ علیحدہ ہو گئے تھے تو ایک جماعت نے آپ کو چونسٹھ سال کی عمر میں وادی اسباع میں ۳۶ھ میں شہید کر دیا۔ وادی اسباع میں جو بصرہ کے قریب ہے وہیں مدفون ہوئے لیکن بعد میں بصرہ میں منتقل کر دیا گیا۔

طبعاً نہایت جری و بہادر تھے۔ (فیوض ص ۲۶۸ وغیرہ)

استقامت جب آپ کے مسلمان ہونے کی خبر آپ کے چچا نوفل بن خویلد کو ملی جو حضرت زبیر کے ولی تھے تو وہ سخت برہم ہوئے اور ہر ممکن طریقہ سے آپ کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی لیکن ساری کوشش بے سود ثابت ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے چچا نے سختی کے ساتھ تشدد کیا یہاں تک کہ چٹائی میں آپ کو لپیٹ کر باندھا اور اس قدر دھونی دیتا تھا کہ دم گھٹنے لگتا تھا۔ لیکن آپ اس حالت میں بھی کہتے تھے کہ جو چاہو کرو مگر غلامیٔ محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منہ نہیں موڑ سکتا۔

(اصابہ)

۷۳۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ تمیمی ہے۔ ایام جاہلیت میں آپ کو قید کر لیا تھا۔ ایک خزاعیہ عورت نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ حضور اشرف انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ مسلمان ہوتے۔

آپ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہیں جن کو اسلام لانے پر بہت زیادہ تکلیفیں دی گئیں اور مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے گئے، لیکن انھوں نے صبر و تحمل سے کام لیا گیا اور اپنے محبوب آقا کا دامن کرم نہیں چھوڑا۔

آپ کوفہ میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ ۳۷ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ آپ سے بتیس ۳۲ حدیثیں مروی ہیں۔ کوفہ میں مدفون ہیں۔

۴۷۔ **حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ۔ آپ کا اسم گرامی زید ہے اور کنیت "اسامہ" والد کا نام حارثہ اور والدہ کا نام سعدیٰ بنت ثعلبہ ہے۔ آپ کے والدین کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور والدہ "طے" کی ایک شاخ "بنو معن" سے تھیں۔

آپ کی والدہ آپ کو بچپنے میں آپ کی ناہال لیکر جارہی تھیں راستہ میں بنو قین کی ایک جماعت نے آپ کو لوٹ لیا اور حضرت زید کو غلام بنا کر بازار "عکاظ" میں فروخت کر ڈالا۔

حضرت حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے چار سو درہم کے بدلے خرید لیا۔ حضرت خدیجہ نے انھیں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ قدس میں بطور ہدیہ پیش کر دیا۔ اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں منھ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔

حضرت زید کے والد گرامی آپ کے گم جانے پر غم زدہ ہو گئے اور اپنے بیٹے کی جدائی میں آپ نے چند اشعار کہے وہ ملاحظہ ہوں۔

بکیت علی زید ولم ادر ما فعل ٭ احیٌّ فیرجی ام اتی دونه الاجل

یعنی میں زید کے لیے رویا مگر پھر بھی اس کا حال معلوم نہ ہو سکا۔ آیا وہ زندہ ہے کہ پھر سے ملنے کی توقع کی جائے یا وہ مر گیا

فواللہ ما ادری وان کنت سائلا ٭ انما لك سهل الارض ام غالك الجبل

یعنی بخدا اگرچہ میں سوال کرتا پھرتا ہوں پھر بھی نہیں جانتا کہ تجھکو نرم زمین نے ہلاک کر دیا یا سخت زمین تجھکو لے بیٹھا

تذکرنیه الشمس عند طلوعها ٭ وتعرض ذکراه اذا قارب الطفل

یعنی آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کی یاد دلاتا ہے اور پھر جب ڈوبنے لگتا ہے تو بھی اس کی یاد آتی ہے

وان هبت الارواح هيجن ذكره ٭ فياطول ما حزني عليه وياوجل

یعنی ہوائیں چلتی ہیں تو وہ بھی اس کی یاد کو بھڑکاتی ہیں آہ میرا غم کتنا طویل و دراز اور میرے خوف کا کیا عالم ہے

ساعمل نص العيس في الارض جاهدا ٭ ولا اسأم التطواف او تسأم الابل

میں پوری سعی کے ساتھ دنیا بھر میں، دشت پر بیٹھ کر پھر لگاؤں گا اور ان چکروں سے تھکوں گا نہیں یہاں تک کہ اونٹنی ہی تھک جائے

حياتي او تاتي على منيتي ٭ وكل امرئٍ فانٍ وان غرّه الامل

تا حیات یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ اور ہر آدمی فنا ہونے والا ہے اگرچہ اسکو امید نے کر رکھا ہے دھوکے میں

واوصي به قيسا وعمرا وكليهما ٭ واوصي يزيدا ثم من بعدهم جبل

میں قیس اور عمرو دونوں کو اس کی تلاش کی وصیت کرتا ہوں اور یزید کو ان کے بعد جبلہ کو وصیت کرتا ہوں۔

(فائدہ) جبل سے مراد حضرت زید کے بھائی جبلہ بن حارثہ ہیں۔ اور یزید ان کے

علاتی بھائی تھے) ایک موقعہ پر "کلب" کے چند لوگ حج کرنے کو مکہ شریف پہونچے انھوں نے حضرت زید کو دیکھکر پہچان لیا اور آپ سے چلنے کو کہا آپ نے انکار کر دیا۔ کلبیوں نے واپس آکر آپ کے والد ماجد کو اس واقعہ کی خبر دی اور بتایا کہ آپ کا نورِ نظر مدنی سرکار کے پاس موجود ہے۔ غرض آپ کے والد اور آپ کے چچا کعب دونوں فدیہ لے کر حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے عبد المطلب کے فرزندِ ارجمند! اے ہاشم کے نورِ نظر! اے سید و سردار! ہم آپ کے پاس فریاد لیکر حاضر ہوئے ہیں ہم بارگاہِ اقدس سے کرم کی بھیک چاہتے ہیں۔ ہمارا بچہ زید آپ کے پاس ہے یہ فدیہ لیکر اسے واپس کر دیجئے۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے علاوہ بھی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟ انھوں نے عرض کیا وہ کیا؟ سرکار نے فرمایا میں زید کو تمھارے سامنے کئے دیتا ہوں اگر تمھارے ساتھ جانا چاہے تو بخوشی لے جاؤ۔ ورنہ میرے ہی پاس رہنے دو۔ یہ لوگ اس پر راضی ہو گئے۔ سرکارِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو بلایا اور پوچھا تم ان کو پہچانتے ہو؟ عرض کی ہاں یہ میرے والد صاحب حارثہ ہیں اور یہ میرے چچا صاحب کعب ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم مجھے بھی جانتے ہو اور یہ بھی تم کو خوب معلوم ہے کہ میرا برتاؤ تمھارے ساتھ کیسا ہے۔ اب تم کو اختیار ہے چاہے اپنے والد کے ساتھ چلے جاؤ یا میرے ساتھ رہو۔

حضرت زید نے عرض کیا ؎

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں

کون نظروں میں چجے دیکھ کے تلوا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

آخر کو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حارثہ اور چچا کعب واپس وطن چلے آئے۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت زید سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا غلغلہ سن کر مشرف باسلام ہوئے۔ غلاموں میں سب سے پہلے آپ مسلمان ہوئے۔ آپ کا نکاح حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا جو سرکار مدینہ کی آیا اور کنیز تھیں جن کے بطن سے حضرت اسامہ بن زید تولد ہوئے۔

آپ تیر اندازی میں بڑے ماہر تھے۔ معرکہ بدر سے غزوۂ موتہ تک تمام جنگوں میں شریک ہوئے آپ کا وصال جمادی الاولیٰ ۸ھ میں موتہ جو شام کا ایک مقام ہے وہاں ہوا۔

۷۵۔ حضرت مالک بن حویرث بن حشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحابی ہیں۔ آپ پانچ افراد کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور چند یوم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہ کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ پندرہ ۱۵ حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔ آپ نے ۹۴ھ میں بصرہ میں انتقال

کیا۔ (فیوض ص ۲۴۸)

۷۶۔ **حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔** آپ حضرت عثمان مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ بڑی عابدہ، زاہدہ وصالحہ۔ آپ کی کنیت ام شریک ہے۔ آپ سردار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خالہ تھیں۔ آپ قبیلۂ سلیم سے متعلق تھیں۔ آپ سے پندرہ حدیثیں مروی ہیں۔

۷۷۔ **حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** آپ قریشی مخزومی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مالا مال ہوئے اور آپ نے حدیث کو سماعت کیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سر پر دست شفقت رکھا ہے اور دعائے خیر سے نوازا ہے۔ آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ کوفہ میں آئے اور وہیں قیام فرمایا اور کوفہ کے امیر بنائے گئے اور وہیں ۸۵ھ میں وصال فرمایا۔ آپ سے اٹھارہ حدیثیں مروی ہیں۔ (اکمال وغیرہ ص ۵۴)

۷۸۔ **حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** آپ کی کنیت ابو یوسف ہے۔ آپ اسرائیلی تھے حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد امجاد میں سے تھے۔ علمائے یہود سے تھے۔ آپ کا مدینہ شریف میں ۴۳ھ میں وصال ہوا۔ آپ سے پچیس حدیثیں مروی ہیں۔

۷۹۔ **حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** آپ انصاری

قبیلہ اوس سے بڑے جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ کا شمار ان صحابہ میں سے ہے جو
عقبۂ ثانیہ کے موقع پر موجود اور عقبہ والی شب میں آپ کار مدینہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کے احکام لوگوں تک پہونچانے پر مامور و محافظ تھے۔ دونوں عقبہ کا درمیانی
زمانہ تقریباً ایک سال تھا۔ بدر کے علاوہ بھی غزوات میں آپ نے شرکت فرمائی
آپ سے اٹھارہ احادیث کریمہ مروی ہیں۔ مدینہ منورہ میں ۲۱ھ میں انتقال ہوا۔

۸۔ **حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** آپ کا عظیم المرتبہ
صحابہ میں شمار ہے۔ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ
العزی ہے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ منورہ دونوں کے مہاجر ہیں۔
غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں آپ نے شرکت کی ہے۔ آپ سے بائیس ۲۲
حدیثیں مروی ہیں۔ آپ کا ذی الحجہ ۳۵ھ میں وصال ہوا۔

واللہ الموفق والمعین۔ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی
خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین
وبارک وسلم ۰

محمد منظر احمد قادری غفر لہ المولی القوی
کتبہ

۲۸ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۸۱ء
دوشنبہ مبارکہ

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ (الحدیث)

حضرت قبلہ حکیم الاسلام مولانا الشاہ مفتی مظفر احمد صاحب قبلہ
کی سوانح عمری کی ایک جھلک مسمّٰی باسم

حیات مظفری

حضرت علامہ سید طاہر میاں قمر شاہجہانپوری ثم کانپوری

مولانا مجیب الرحمٰن بہاری وایم نوشے (ایم۔ ایم۔ ایل ایل بی)
ایڈوکیٹ تاج گنج۔ آگرہ

حسب فرمائش

حبیب احمد مظفری و صابر حسین مظفری جلال آبادی

نوری آرٹ پریس امین گنج کانپور!

۷۸۶
۹۲

تخم دل پاتا نہیں نشو و نما
ہو نہ جب تک فیض مردانِ خدا

حضرت حکیم الاسلام مدظلہ کی حیات ایک نظر میں

اسمِ گرامی ——— (علامہ) مظفر احمد صدیقی

ولادت ——— ۳۱ر مئی ۱۹۳۶ء

ولدیت ——— فیض العارفین مولانا شاہ منور حسین علیہ الرحمہ

والدہ کا نام ——— محترمہ سعیدن بیگم مرحومہ

وطن مالوف ——— داتا گنج ضلع بدایوں شریف

آغاز تعلیم پرائمری اسکول و مکتب جامع مسجد ——— ۱۹۴۳ء

داخلہ دار العلوم عالیہ قادریہ و محمدیہ بدایوں شریف ——— ۱۹۴۶ء

دستار فضیلت ——— ۱۹۵۲ء

بیعت ——— ۱۹۵۲ء

خلافت حضور مفتی اعظم بریلوی مدظلہ سے ——— ۱۹۶۰ء

اور حضور احسن العلماء مارہروی مدظلہ سے ——— ۱۹۶۴ء

رسم مناکحت	۱۹۵۶ء
تبلیغی دورے	۱۹۵۶ء
آغاز شاعری (نعت)	۱۹۵۷ء
آغاز تصنیف	۱۹۶۰ء
آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی نظامت	۱۹۶۸ء
ماہنامہ نقیب حق کی ادارت	۱۹۶۸ء
مدرسی وخدمت دارالافتاء	۱۹۵۷ء
دیدار حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھ مرتبہ	۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۸ء تک
زیارت حرمین شریفین	۱۹۵۹ء
تفسیر جلالین کے تین پاروں کا ترجمہ وتشریح وتغیر	۱۹۶۷ء
آل انڈیا تبلیغ سنت کا اجری	۱۹۷۴ء
جامعہ مظفریہ برکات العلوم کا افتتاح	۱۹۶۶ء
والدہ کا وصال	۱۹۷۱ء
والد صاحب علیہ الرحمہ کا وصال	۱۹۷۵ء
درگاہ قادریہ منوریہ کی تعمیر جس میں جامعہ مظفریہ واقع ہے۔	۱۹۶۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں

زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

حضرات اولیائے کرام عرفائے عظام نے جو کرم و احسان فرمایا ہے ۔ ہندوستان کا مسلمان ان احسانات سے قیامت تک سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہندوستان میں اسلام انھیں اولیاء اللہ کے ذریعہ پھیلا۔ اور دین کی تبلیغ انھیں بزرگانِ دین کی جدوجہد اور روحانی تصرّفات دینی کا حصہ ہے۔ فروغ پاتی ہوئی بددینی اور پھیلتی پھولتی ہوئی گمراہی کا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ نام نہاد ترقی پسند مسلمانوں نے ان محسنوں کرم فرماؤں اور اسلام سے روشناس کرانے والوں سے عقیدت و نیاز مندی کے تمام تر رشتوں کو توڑ ڈالا ہے۔ آج بھی اجتماعی یا انفرادی طور پر جہاں کہیں اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین سے عقیدت و محبت کے رشتے قائم ہیں۔ وہاں بقدر تعلق دین و شریعت پر گرفت مضبوط ہے۔

حضرات اولیائے کرام کی روحانی تبلیغ نے ہی سارے عالم کو مستفیض و سرفراز فرمایا ہے۔

یہی حضرات ہماری آنکھوں کے تارے ہیں۔
انھیں کے دم قدم سے اسلام اپنی اصلی صورت میں قائم و دائم ہے۔ ان کو بھلادینا۔ ان کی حیاتِ طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ نہ بنانا دینی و ملی خودکشی کے مترادف ہے۔

جو قوم اپنے محسنوں، بزرگوں کے نقوشِ پا سے اپنے دل و دماغ کو جلا نہ بخشے ان کی راہوں پہ چلنے سے صرف نظر کرے۔ اُن کی حیات طیبہ سے اکتساب فیض و نور نہ کرے وہ بہت جلد صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جاتی ہے۔

جن بزرگانِ دین نے ہمیں تبلیغ و تشہیر اسلام کی راہیں سمجھائیں۔ اپنے اعمال سے نیکیوں کے فروغ کے طریقے سکھائے اور اسوۂ نبوی سے محبت کی شمعیں منور کیں۔ اور بتایا کہ حضور سید المرسلین شفیع المذنبین محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کے بغیر ایمان ہی نہیں بلکہ ایمان دار ہی نہیں۔ ایسے بزرگوں کی تعلیمات کو عام کرنا ان کی حیات طیبہ نگاہوں کے سامنے رکھنا ہی ہماری ملی زندگی کے لیے آبِ حیات ہے۔

بزرگان کے ذکر و اذکار ان سدا بہار پھولوں کی مہک سے بھی بالاتر ہیں جن سے لوگ اپنی زندگیوں کو معطر کرتے اور مشکبار بناتے ہیں۔

مجھ سے میرے احباب خصوصاً حضرت قبلہ حکیم الاسلام مدظلہ العالی کے مریدین مثلاً

ب گرامی حبیب احمد مظفری جلال آبادی ثم احمد آبادی و محبِّ من صابر حسین مظفری

لال آبادی ڈاکٹر غلام محی الدین مظفری غازی پوری و مولوی محمد عارف صاحب

ظفری بہرائچی نے کہ حضرت قبلہ حکیم الاسلام فقیہ ملت پیر طریقت علامہ الحاج مولانا

شاہ مفتی مظفر احمد صاحب داتا گنجوی دامت برکاتہم العالیہ کے حالاتِ زندگی

مبند کروں۔

لہذا بڑی عجلت میں یہ مضمون سپردِ قلم ہے۔ اگرچہ میں اپنی کم علمی و بے بضاعتی

ے اس سعادت کو بھرپور حاصل نہ کر سکا۔

اگر حضرت قبلہ حکیم الاسلام مدظلہ کے مریدین و متوسلین نے میرا قلمی تعاون

یا توان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں حضرت قبلہ سے متعلق اور حضرت قبلہ کے

الد ماجد فیض العارفین صوفی شاہ مولانا منور حسین سمرقندی ثم داتا گنجوی کی ـــــ

سوانح حیات پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

حضرت قبلہ حکیم الاسلام پیر طریقت علامہ فضیلۃ العلم الحاج مفتی مظفر احمد

احب مدظلہ نہایت ذہن رسا فقر و عرفان کے مقام پر فائز ہیں۔

آپ کے متوسلین و مریدین کا حلقہ نہایت وسیع ہے۔ آپ کی کوششوں

ے ہند و بیرون ہند میں اقامتِ دین اور احیاء سنت کی تحریک کو مزید تقویت

توانائی حاصل ہوئی۔

آپ ایک بلند پایہ مدرس۔ ایک شفیق استاد ایک مایۂ ناز عالم دین۔ اد

ایک عظیم فقیہہ و مفتی و شیخ الحدیث ہیں۔ ایک درویش حق آگاہ ایک مرشد برحق اور ایک صاحب فیوض و برکات ہستی ہیں۔

آپ کے پرسوز سحر آفریں خطبوں سے ہند و بیرون ہند گونج رہا ہے۔ آپ اپنے وقت کے جادو نوا مقرر و شعلہ بیان خطیب ہیں۔ دوران تقریر میں احادیث نبویہ اس کثرت سے تلاوت فرماتے ہیں کہ حافظ حدیث ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ آپ کی تقریر نہایت مدلل اور لایعنی باتوں سے پاک ہوتی ہے۔ آپ کی تقریر کا مقصد احقاق حق اور ابطال باطل اور اصلاح اعمال ہوتا ہے۔

آپ جامع علوم و فنون ہیں۔ فقہ میں آپ کا نہایت اونچا مقام ہے جب بھی کسی مسئلہ کے سلسلہ میں قلم اٹھاتے ہیں تو علم کے دریا بہا دیتے ہیں جیسا کہ "فتاویٰ مظفری فی مذہب الحنفی" سے ظاہر ہے (جو کہ غیر مطبوعہ ہے) اسی وجہ سے اہل سنت آپ کو "فقیہہ ملت" کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔

علم کا زیور عمل صالح، خشیت الٰہی، حسن سیرت، کردار کی بلندی اور نفس کی پاکیزگی ہے۔ حضرت قبلہ حکیم الاسلام مدظلہ کی حیات طیبہ ان نگینوں سے خوب مرصع ہے۔

آپ اپنی زندگی میں دین و ملت کے جو کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے ہیں۔ تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

کتنے بندگان خدا کو راہ ھدایت پر گامزن کرتے ہیں اسرار طریقت

پیاسوں کو علم معرفت سے سیراب فرماتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر علم و ہدایت کے متعدد منارے (مدارس اسلامیہ) قائم کئے ہیں اور ایک کثیر تعداد میں آپ کے تلامذہ بھی یہ کام انجام دے رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ دراز تر دراز ہو۔ اللھم زد فزد۔

اسم گرامی:۔ (حکیم الاسلام مفتی) مظفر احمد بن فیض العارفین شاہ منور حسین بن جناب صوفی حفیظ اللہ بن جناب الٰہی بخش بن جناب صوفی خدا بخش صاحب سمرقندی ثم داتا گنجوی

ویسے تو آپ کے آبا و اجداد سمرقند کے باشندہ ہیں لیکن حضور سیدنا محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء بدایونی ثم دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں وارد ہندوستان ہو کر سرزمین بدایوں پھر داتا گنج قیام پذیر ہو گئے تھے۔ قصبہ داتا گنج کو آپ کا وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ولادت

آپ کی پیدائش یکم مئی ۱۹۳۶ء (انیس سو چھتیس عیسوی) کو اپنے مالوف وطن داتا گنج میں ہوئی۔

آپ نسلاً آلِ صدیق اور مذہباً حنفی۔ اور مشرباً قادری ہیں

حضرت قبلہ حکیم الاسلام مفتی مظفر احمد صاحب قادری مدظلہ کے والد ماجد

حضرت فیض العارفین مولانا الشاہ صوفی منور حسین علیہ الرحمہ والرضوان کے اولاد ہا پیدا ہو کر ختم ہو جاتی تھی۔ آپ کے والد صاحب نے اپنے پیر و مرشد سراج السالکین زبدۃ العارفین قبلہ حیدر علی شاہ شیری پیغمبر پوری (رامپوری) علیہ الرحمہ سے ذکر فرمایا جو ان دنوں داتا گنج ہی آپ کے دولت کدہ پر تشریف فرما تھے۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا۔

منور حسین! اب جو بچہ پیدا ہو اُس کو حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی میں دیدینا اور اس کا نام میں رکھوں گا۔

چنانچہ جب حضرت قبلہ حکیم الاسلام مدظلہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ تو آپ نے اپنے شیخ علیہ الرحمہ سے جا کر عرض کیا کہ حضور! آپ کی دعاؤں کے صدقہ میں.. خدا تعالے نے ہمیں بچہ سے نوازا ہے۔ شیخ نے درازیٔ عمر وغیرہ کی دُعا کی۔ اور فرمایا: بیٹا اس کا نام "مظفر احمد" رکھنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہر جگہ ہر منزل میں مظفر ہی رہے گا۔

چنانچہ آپ کے والد نے اپنے صاحبزادے کا نام "مظفر احمد" ہی رکھا۔

اس واقعہ کے راوی ہیں حضرت شاہ صوفی احمد بخش صاحب داتا گنجوی ثم شاہجہانپوری جو کہ حضرت قبلہ حیدر علی شاہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ ارشد ہیں۔

آپ کی ولادت کے بعد اکثر آپ کی والدہ ماجدہ اپنے سرتاج کے ساتھ بڑی سرکار حضور سلطان العارفین بدایونی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پُر انوار پر

اپنے صاحبزادے کو لے کر حاضر ہوتیں اور سلام عقیدت نذر کر کے حضور سلطان العارفین بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے اپنے صاحبزادے کے لیے سعادت دارین کی دعا مانگتیں۔ کون جانتا تھا کہ یہ صاحبزادے کسی زمانہ میں رشد و ہدایت کے چمکتے ہوئے آفتاب و ماہتاب ہوں گے۔ آپ کی ذات شریعت و طریقت کی جامع ہے۔ لینے والے ایک ہی وقت میں آپ کی درسگاہ سے علم و فضل کا حصّہ بھی لے رہے ہیں اور طے کرنے والے سلوک و ولایت کی منزلیں بھی طے کر رہے ہیں۔

بزرگانِ دین کے فیضان و کرم سے اور اپنے خدا ترس خاندان کی وجہ سے آپ کے اندر بچپن ہی سے بیداری و حسنِ عمل کے آثار نمایاں تھے۔

بلا شبہ فیض العارفین، عاشق مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثنا) پیکر زہد و تقویٰ صوفی شاہ منور حسین قدس سرّہٗ نے عشق و اخلاص کا جو پیکر اور چراغ روشن منور کیا تھا۔

شریعت و طریقت کی جو بزم سجائی تھی اپنی متاعِ حیات جس کے لیے قربان کی تھی۔ آج وہی صاحبزادے گرامی قدر عالی مرتبت قبلہ حکیم الاسلام مدظلہ کی شکل میں دنیائے سُنیت کو عشق و اخلاص کے چھلکتے ہوئے جام پلا رہے ہیں۔ آج اس کی دل آویزی و نکہت آفرینی مختصر و محدود فضاؤں سے نکل کر دور، دور تک چاروں طرف پھیل رہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ پھیلتی رہے گی۔

باعث فخر و شرف ہے مدح خوانی آپ کی ❊ اک مثالی آئینہ ہے زندگانی آپ کی

تعلیم :- آپ کی عمر جب چند سال کی ہوئی تو ۱۹۴۳ء میں آپ کو قصبہ داتا گنج کے ایک مکتب اور پرائمری اسکول میں داخلہ کرادیا گیا۔ مکتب میں آپ نے قرآن پاک ناظرہ ختم فرمایا۔ اور ابتدائی تعلیم دینیات حاصل کی اور اردو پرائمری اسکول میں پڑھی اس کے بعد آپ کے والدِ ماجد علیہ الرحمہ نے جامع مسجد کے اسلامیہ مدرسہ میں داخلہ کرایا اور حفظ قرآن شریف اور عربی وفارسی کی ابتدائی تعلیم آپ نے اسی مدرسہ اسلامیہ میں حاصل کی

جب جامع مسجد کے اسلامیہ مدرسہ میں آپ کے والد ماجد قدس سرہٗ نے داخلہ کرایا تو کچھ عزیز واقربا نے آپ کے والد صاحب سے کہا کہ اپنے بچہ کو انگریزی تعلیم دلائیں۔ چونکہ آپ کے والد ایک شب زندہ دار و متقی اپنے وقت کے بزرگ ترین ہستی تھے۔ انگریزی پڑھانے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ میاں ہم نے تو اپنے بچہ کو دینِ پاکِ مصطفٰے (علیہ الصلاۃ والسلام) کے لیے وقف کر دیا۔ رہا دنیا کا سوال تو خدا کا دیا ہوا سب کچھ میرے پاس ہے۔

اِتّباعِ سُنّت

دین برائے دین اور تجارت برائے زیستن و عافیت حیات طیبہ کا بڑا دلکش عنوان رہا ہے۔ محدثین کرام نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تاجرانہ تقدس کے ذکر سے ابواب حدیث کو مزین کیا ہے۔ بزرگانِ دین نے

ہر دور میں اس سُنّت کو اپنایا۔ چنانچہ آپ کے والد ماجد قدس سرّہٗ نے بھی اِتباعِ سنت میں اس روش کو اپنا رکھا تھا۔ اور آخری عمر تک اس کو اپنایا اور اپنے صاحبزادے کو خالص دِین کی تعلیم دلائی۔

حفظ قرآن پاک

چنانچہ آپ نے جامع مسجد داتا گنج کے امام جناب حافظ سید احمد حسن آنولوی مدظلہ سے بیس پارے حفظ کئے بعدہٗ حضرت صوفی احمد بخش صاحب داتا گنجوی کے مشورہ سے آپ کے والد علیہ الرحمہ نے آپ کا داخلہ مدرسہ محمدیہ متصل گھنٹہ گھر بدایوں میں کرادیا۔ صبح کو آپ مدرسہ محمدیہ میں تحصیل علم کرتے ہیں اور شام کو دارالعلوم عالیہ قادریہ محلہ مولوی ٹولہ (بدایوں) میں۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ دونوں مدرسہ کے صدر مدرس و مفتی حضرت بحر العلوم علامہ فضیلۃ العلم مولانا غلام یونس قادری علیہ الرحمہ تھے۔

غرض پورا قرآن پاک مدرسہ محمدیہ میں جناب حافظ ولی اللہ صاحب مرحوم سے حفظ کیا اور تحصیل علم کرتے رہے۔

قرآن پاک کی پہلی محراب

قصبہ داتا گنج کے محلہ اریلہ میں آپ نے چودہ سال کی عمر میں پہلی مرتبہ قرآن پاک تراویحوں میں سنایا تو حسن صوت و ادائیگی مخارج کی وجہ

پورے قصبہ میں دھوم مچ گئی۔

بعد فراغت و دستار فضیلت مدرسہ نور الاسلام فرید پور ضلع بریلی کے مدرسی کے دوران محلہ مردھان انصاریوں والی مسجد میں کئی سال تک قرآن پاک تراویحوں میں سنایا۔ بلکہ کئی سال تک تو چار رکعت تراویح پڑھا کے تلاوت شدہ آیتوں کا خلاصہ بھی بیان کرتے تھے۔ سامعین کا وہ عالم قابل دیدنی ہوتا تھا و نیز دیگر جگہوں پر۔

دستارِ فضیلت

آپ نے قرآن و حدیث و تفسیر و کلام و منطق و فلسفہ وغیرہ کی تعلیم مدرسہ عالیہ قادریہ مدرسہ محمدیہ بدایوں شریف سے حاصل کی اور اپنے اساتذہ خصوصاً استاذ العلماء صدر الفضلاء علامہ مفتی بحر العلوم مولانا غلام یونس قادری بدایونی علیہ الرحمہ کی شفقتوں کے زیر سایہ سنہ ۱۹۵۲ء میں دار العلوم عالیہ قادریہ بدایونی سے سند فراغت و دستار فضیلت حاصل کی۔

آپ کی دستار فضیلت میں مجاہد ملت امام التارکین حضرت علامہ مفتی محمد حبیب الرحمٰن رئیس اڑیسہ علیہ الرحمہ (متوفی سنہ ۱۴۰۱ھ) اور مفتی اعظم حیدرآباد حضرت علامہ شاہ مولانا الحاج مفتی عبد القدیر صاحب بدایونی سرپرست دار العلوم عالیہ قادریہ و حضرت علامہ مولانا خواجہ غلام نظام الدین صاحب مہتمم

دارالعلوم عالیہ قادریہ جیسے اکابر شریک تھے گویا کہ ان حضرات کے مبارک ہاتھوں سے آپ کی دستار بندی ہوئی۔

آپ نے کچھ وقت مدرسہ عالیہ رامپور مدرسہ فرقانیہ رامپور میں بھی تحصیل علم کے سلسلہ میں گذارا ہے۔ اور فراغت کے بعد مکمل ایک سال آپ نے مدرسہ منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف میں بھی اپنا قیمتی وقت قربان کیا ہے۔

علم طب

آپ نے الہ آباد بورڈ سے مولوی۔ عالم وغیرہ بھی پاس کیا ہے۔ آپ نے علم طب بھی حاصل کیا ہے۔ تجربہ کار حکیم ہیں۔

اساتذہ کرام

مفتیٔ اعظم حیدرآباد شیخ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ عبدالقدیر صاحب بدایونی علیہ الرحمہ۔ بحرالعلوم حضرت علامہ علام یونس صاحب قادری بدایونی قدس سرہٗ، جلالت العلم حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب مونگیری، مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی علیہ الرحمہ، جامع معقولات حضرت مولانا محبوب علی خان صاحب رامپوری، شیخ الادب حضرت علامہ مفتی اقبال حسین صاحب خطیب جامع مسجد شمشی وصدر مدرس مدرسہ عالیہ قادریہ، حضرت علامہ مفتی محمد عزیز الرحمٰن صاحب بہاری مفتیٔ دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد؛ وغیرہم آپ کے اساتذہ میں ہیں۔

شادی

سورون ضلع ایٹہ کے ایک معزز فرد جناب سجاد حسین صاحب

صاحب کی صاحبزادی سے حضرت حکیم الاسلام قبلہ کی شادی خانہ آبادی ۲۴ شوال المکرم ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں ہوئی علماء و مشائخ کی ایک کثیر تعداد نے اس تقریب میں شرکت کی۔

اولادِ امجاد: آپ کی اولادِ امجاد میں دو صاحبزادے محمد جمال مظفر عرف محمد میاں سلمہ ۲۔ محمد حبیب مظفر عرف چاند میاں احمد میاں سلمہ تین صاحبزادی ۱۔ قادریہ خاتون عرف کنیز آمنہ ۲۔ برکاتیہ خاتون عرف منی ۳۔ رابعہ خاتون سلمھن ہیں

بیعت: حضرت حکیم الاسلام قبلہ کو شرفِ بیعت ۱۹۴۷ء میں مجدد برکاتیت حضور تاج العلماء، سراج العرفاء، علامہ مولانا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں مارہروی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۷۵ھ) سے حاصل ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ آپ کی خوش نصیبی کہ مرشد گرامی بھی ملے تو وقت کے روحانی تاجور۔ جس کی ولایت و برگزیدگی کے سامنے اکابرین اسلام بڑے بڑے علماء، فضلاء، مشائخ کرام جبین عقیدت جھکائے آتے تھے۔ اللہ اکبر! وہ مرشد پاک جن کو خود اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ خاتم الاکابر عظیم المرتبت حضرت بابرکت جیسے آداب والقاب اپنے مکتوب گرامی میں لکھتے تھے۔

ذٰلک فضل اللہ یعطی من یشاء

آپ نے اپنے شیخ محترم قدس سرہ کے وصال پر ایک عربی میں منقبت لکھی تھی۔ جس کے مندرجہ مصرع سے تاریخ وصال شیخ علیہ الرحمہ نکلتی ہے

نظہ ہو۔

ع۔ اُدْخُلَ الْبَارِیُّ فِی دَارِ النَّعِیْمِ

۱۳۷۵ھ

پوری منقبت آپ کے مجموعۂ کلام نغماتِ مظفر حصّہ اول میں ملاحظہ کی سکتی ہے۔

لدہ کا وصال:۔ حضرت قبلہ کی والدہ اس وقت دنیائے فانی سے داعیٔ ل کو لبیک کہا جبکہ آپ کی عمر پانچ برش کی تھی۔ رحمۃ اللہ علیہا

آپ کی پرورش آپ کی سوتھی ماں نے فرمائی جو کہ ابھی حیات ہیں ان عمر اس وقت پچھہتر یا اسّی سال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ کرم موصوف ے خاندان کے ہر فرد پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

رف خلافت:۔ حضرت حکیم الاسلام قبلہ مفتی مظفر احمد صاحب قادری کو ب سے پہلے خلافت آپ کے والد صاحب قدس سرہٗ نے اور حضرت الشاہ دنی احمد بخش صاحب شیری نے سلسلۂ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ ں عطا فرمائی۔

اور ۱۹۶۰ء میں حضور مفتیٔ اعظم ہند تاجدار اہل سنت شاہزادۂ اعلیٰحضرت ہ الحاج شاہ مولانا مصطفےٰ رضا خان صاحب مدظلہ العالی نے مرحمت فرمائی اور ۱۹۶ء میں مسند نشین مارہرہ مطہرہ حضرت احسن العلما، عارف باللہ علامہ سید شاہ حسن میاں صاحب قبلہ نے عنایت فرمائی۔

درس وتدریس وخدمت افتاء :- آپ نے ۱۹۵۶ء سے درس وتد
وخدمت افتاء، کا کام انجام دینا شروع کیا اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے ۔ آپ در
نظامیہ کی جملہ کتب پڑھاتی ہیں ۔ طلباء کے پڑھانے اور درس دینے کا انداز آپ
نہایت حسین اور نرم وآسان ہے اور بڑے سے بڑے مسئلہ کو خوش اسلوبی کیسا
ذہن نشیں کرادیتے ہیں ۔ آپ کے سمجھانے کا انداز نہایت عمدہ ہے ۔

آپ جب درس حدیث دیتے ہیں تو راوی حدیث کی پوری زندگی پر اکثر روشنی ڈال
ہیں اور اختلافی مسائل کو دلائل کی روشنی میں فقہ حنفیہ کے تحت حل فرمادیتے ہیں ۔ آپ
قوت حافظہ بھی نعمت ربّانی ہے ۔

آپ اکثر وبیشتر فتویٰ نویسی کا کام باوضو انجام دیتے ہیں ہند وبیرون ہند
سے کثیر سوالات آتے رہتے ہیں ۔ ان کے جوابات مدلل تحریر فرماتے ہیں ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کے فتاوے میں یہ خصوصیت ہے کہ جواب مختصر وواضح اور دلائل سے پُر
ہوتا ہے ۔ فتاوی المظفری فی مذہب الحنفی (غیر مطبوعہ) کئی جلدوں پر مشتمل

زیارت حرمین شریفین :- ۲۰ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء کو آ
اپنے وطن داتا گنج سے زیارت حرمین شریفین کو روانہ ہوئے آپ نے سفر حرمین
سے پہلے ایک نظم دعا کے طور پر لکھی اور اس کا شب وروز ورد کرلیا ۔ اس نظم
ایک شعر یہ ہے

ـہ میں ہوں بیمار نبی میری شفایابی کو
ہوں مدینے کی ہوائیں تو مزا آجائے
(لمعات مظفر حصہ اوّل)

چنانچہ اس دعا کو شرف قبولیت حاصل ہوا اور ۱۳۷۹ھ میں آپ زیارت
ـرمین شریفین سے مالامال فرمائے گئے۔ جس سال آپ حج و زیارت سے مشرف
ـکئے گئے تھے اس سال "اکبری حج" تھا۔
مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کی حاضری کے دوران بہت سے علماء و مشائخ سے
ـپ نے اکتساب فیض و نور کیا ہے۔ بارگاہ رسالت سے دامن پسار کر بہت
ـچھ مانگا۔ بہت کچھ عطا ہوا۔ علم و عمل۔ بصیرت و فضیلت۔ خدمت خلق، جود
و سخا، فضل و عطا۔ پاکیزگی کردار، کرم و رحم، حسن عمل، جاہ و حشم، بصیرت
ـینی، اصابت فکری، مستقبل شناسی، حق گوئی، غرباء پروری، علم نوازی
و قوت تسخیر غرضیکہ وہ وہ دولتیں سرکار عالی وقار سے بخشی گئیں کہ اسلامی ہند
کے مطلع آفتاب و ماہتاب بن کر آپ چمک رہے ہیں۔ ذٰلک فضل
اللہ یوتیہ من یشاء ۝ وبفضل رسولہ (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

آپ جب زیارت حرمین طیبین سے واپس ہوئے تو قریبی مخلص نے آپ سے
عرض کیا حضور کیا کیا ملا سرکار سے؟ فرمایا
ع " اتنی ہوئیں نوازشیں بھول گئے گذارشیں "

حضرت علامہ سعد اللہ مکی سے ملاقات :- دوران قیام مکہ مکرمہ

حضرت علامہ حکیم الاسلام قبلہ نے حضرت مولانا سعد اللہ صاحب مکی علیہ الرحمہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔

علامہ مرحوم علیہ الرحمہ نے آپ کو خصوصی دعاؤں سے اور اوراد و وظائف سے خصوصاً دلائل الخیرات شریف کی اجازت سے نوازا۔

اکثر ملاقات کے وقت قبلہ حکیم الاسلام مدظلہ سے حضرت علامہ مرحوم فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو منصور و مظفر کرے۔ علامہ مرحوم بڑے متصلب سنی عالمِ دین تھے۔ آپ کو جامع علوم و فنون کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ نجدی اہل کی وجہ سے گھر ہی میں اکثر نماز پنجگانہ ادا فرما لیتے تھے۔

خلیفۂ اعلیحضرت علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے ملاقات

جب قبلہ حکیم الاسلام حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ شریف حاضر ہوئے وہاں خلیفۂ اعلیحضرت علامہ مولانا شاہ ضیاء الدین مدنی مدظلہ العالی سے پہلی ملاقات ہوئی تو سلام و مصافحہ کے بعد حضرت علامہ مدنی نے آپ سے آپ کا نام پوچھا تو آپ نے فرمایا خادم کو "مظفر احمد" کہتے ہیں۔ حضرت علامہ مدنی علیہ الرحمہ نے نام سنتے ہی فرمایا جَعَلَكَ اللّٰهُ كَاسْمِكَ خدا تعالیٰ آپ کو اسم بامسمّٰی کر دے۔ یعنی خدا تعالیٰ آپ کو (ہر جگہ) مظفر فرمائے۔

بعدہ سکونت وغیرہ دریافت فرمائی۔ بدایوں شریف کا ذکر کرتے ہی حضرت قبلہ علامہ مدنی صاحب علیہ الرحمہ بزرگان بدایوں خصوصاً حضرت امام

سنت علامہ عبدالقادر صاحب بدایونی قدس سرہ اور حضرت مفتیٔ اعظم حیدرآباد مولانا
شاہ علامہ مفتی محمد عبدالقدیر صاحب بدایونی علیہ الرحمہ کا ذکر فرماتے رہے۔ حضرت
قبلہ حکیم الاسلام مدظلہ کا بارہ یوم مدینہ شریف قیام رہا۔ تقریبًا ہر روز علامہ
نی سے ملاقات رہی۔

حضرت علامہ مدنی مدظلہ العالی نے آپ کو دلائل الخیرات شریف اور قصیدہ
رہ شریف و نیز دیگر اعمال و اشغال وغیرہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

بلاشبہ کائنات کے مرکز عقیدت

ینہ شریف کی سرکار کا فیضان و کرم جو آپ پر ہوا اسے دیکھکر یہ ہم بھی عرض
رتے ہیں ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

خواب میں زیارت پاک

حضرت حکیم الاسلام قبلہ حضور خاتم الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
م کے دیدار پر انوار سے خواب میں چھ مرتبہ مشرف ہو چکے ہیں۔ ۲۹ ذی قعدہ
۱۳۸ھ مطابق ۲۹ فروری ۶۸ء کی شب جمعرات میں پانچویں مرتبہ خواب
ں دیکھا کہ میں مدینہ پاک میں حاضر ہوں اور بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام کا
ذرانہ پیش کر رہا ہوں جب سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کو بوسہ
ینے کو جھکا تو دیکھا حضور اشرف انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بانفس نفیس روضۂ اطہر

میں جلوہ گر ہیں اور آرام فرما رہے ہیں میں نے فوراً سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے قدم پاک کو بوسہ دیا۔ قدمبوسی کے بعد آنکھ کھل گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

تصنیفات

آپ کی تصنیفات کا سلسلہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہے۔ آپ کی تصانیف
مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تفسیر صبح سعادت (تاریخی نام ہے یعنی جمالین ترجمہ تفسیر جلالین تین پارے
(۲) حلیۂ مصطفےٰ۔ سراپا نبوی پر ہے (۳) حکایات میں نورانی حکایات (۴) نورانی
تقریریں (۵) سیرت نبوی پر انوار الہدیٰ فی سیرۃ المصطفےٰ معروف بہ باسم تذکار
(۶) افعال مسنونہ (۷) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کے جنتی
کے ثبوت میں مفتاحِ راہِ مستقیم (۸) وہابیہ کے گمراہ کن اعتراضات کے جواب
جو اعلیٰحضرت پر کئے ہیں۔ سیف مظفری۔ (۹) ہدایت الوہابیین (۱۰) عقائد پر
ظفر الحق (۱۱) قادیانیوں کے رد پر "سیف ربانی بر جدید قادیانی (۱۲) اربعین
(۱۳) مسئلہ ضاد (۱۴) احوال کربلا (۱۵) عقائد پر گلزار شریعت (۱۶) گلزار
حصہ دوم (۱۷) جماعت اسلامی اپنے آئینہ میں (۱۸) تبلیغی جماعت اپنے آئینہ میں
(۱۹) مسئلہ عرس و چراغاں (۲۰) مسئلہ سنت و بدعت (۲۱) جیلاں کا تاجدار
(۲۲) عید میلاد النبی اردو انگریزی میں (۲۳) سید العلماء، بدر الفضلاء
(۲۴) سید الشہداء (۲۵) حیات صاحب البرکات حضور قطب عالم سید شاہ

ف اللہ مارہروی قدس سرہٗ کی سوانح حیات (۲۶) بادۂ عرفاں (نعت ومناقب
ہلا مجموعہ)، (۲۷) فتاوی المظفری فی مذہب الحنفی "۵ مجلدات قلمی و غیر مطبوعہ)
محفل نور کے پروانے ۔ راویان حدیث کی حیات طیبہ پر یہ کتاب اپنی طرز کی
ہے (۲۹) اسلامی بارہ مہینے (غیر مطبوعہ) (۳۰)، عربی نصاب (۳۱)
ی نصاب (۳۲) مہر درخشاں "یعنی سبع سنابل سے متعلق چند اعتراضات
واب مع سوانحِ عمری حضور سید شاہ میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ ۔

آپ کی اکثر تصانیف مکتبۃ الحبیب جامعہ حبیبیہ مسجد اعظم
باد نے شائع کی ہیں۔

شعروشاعری

حضرت حکیم الاسلام قبلہ کی شعروشاعری کا آغاز ۱۹۵۶ء سے ہوتا ہے آپ
حیرت انگیز شعری صلاحیتوں کا آئینہ دار بادۂ عرفاں اور نغمات مظفر حصۂ اول
حصہ دوم ہے ۔

آپ کی تحریر و تقریر و تعلیمات کا حاصل یہی کہ عظمتِ مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثنا)
قلب و جگر سے لگائے رکھو ۔ دامن محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ
کر اطاعت خداوندی اختیار کرو !

حضور خواجۂ بدر وحنین تاجدار کونین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
وسلم کی محبت والفت آپ کی سب سے بڑی دولت ہے ۔

چنانچہ نغماتِ مظفر حصہ دوم کے ص ۲۶ پر خود لکھتے ہیں ؎

رگ رگ میں مری آپ کی الفت کا اثر ہے
یہ سر ہے یہ سینہ ہے یہ دل ہے یہ جگر ہے
ہے دل میں مرے سرورِ عالم کی محبّت
کافی یہی دولت مجھے کافی یہی زر ہے

اسی نغمات کے صفحہ ۶ پر ایک نعت شریف میں لکھتے ہیں ؎

جہانِ آرزو میں چاندنی پھیلے نہ کیوں ہر سو
ہے دل میں ضوفشاں جب چاند سا تلوہ محمد کا
نصیبے کو جگا دیتا ہے قسمت کھول دیتا ہے
ذرا سی دیر بھی رویا میں آجانا محمد کا
فروغِ حسن سے رشکِ چراغِ طور ہے بیشک
وہ ذرہ خاک کا جس پر لگا تلوا محمد کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اسی نغمات کے صفحہ ۱۰ پر آپ آقا کی شانِ بیمثالی پر لکھتے ہیں ؎

ہے یکتا وہ حسن و جمالِ محمّد
محمّد فقط ہیں مثالِ محمّد
کمالات ہیں ختم ان پر مظفر
ہوا ہے نہ ہوگا مثالِ محمّد

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اسی نغمات حصّہ دوم کے صفحہ ۱۳ پر تصورِ جاناں سے متعلق لکھتے ہیں ؎

ہے جانِ عبادت ہی شہِ دیں کا تصوّر

جو ان کے تصوّر میں مزا ہے وہ کہاں اور

ات حصّہ اول کے صفحہ ۶ پر مقصد زیارت حرمین کو بیان کرتے ہیں ؎

یہیں کی خاک تو مقصود ہے جبیں کا مری

اسی سے سجدوں کی قسمت جگانے آیا ہوں

تلاشِ نقشِ کفِ پائے مصطفٰے کی قسم

میں ذرے ذرے پر آنکھیں بچھانے آیا ہوں

مہک سے طیبہ کی آ کر مظفر عاصی

دماغ و دل کو معطّر بنانے آیا ہوں

حضرت قبلہ حکیم الاسلام جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہرِ پاک
داخل ہونے جا رہے ہیں۔ شہرِ محبوب دیکھتے ہی دل کی دھڑکنیں تیز
گئیں اور دل سنبھالے نہیں سنبھلا تو اس طرح گویا ہوئے ؎

جھک رہی ہے جبینِ نیاز

غالباً آستاں آگیا (نغماتِ مظفر حصّہ اوّل ص)

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر تو آپ کا آبائی پیشہ ہے چند
نغمات مظفر حصّہ دوم کے صفحہ ۲۶ پر عرض کرتے ہیں ؎

تمھاری مدح تو پیشہ ہے میرا آبائی
کہ کب سے کرتے ہیں سرکار کی ثنا یا غوث

و نیز عرض کرتے ہیں ؎

لا تخف کا ہے مظفر ہمیں مژدہ پھر تو
ناز ہو کیوں نہ غلامی پہ شہِ جیلاں کی

حضور سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آس
کرم پر بتیس سال سے تقریباً ہر سال آپ کی حاضری ہوتی ہے۔ سوتے جاگتے
بیٹھتے اٹھتے، صبح و شام یا غوث یا خواجہ کہنا آپ کی عادت بن چکی ہے۔ سرکار
بندہ نواز کی بارگاہِ بیکس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں ؎

آس تجھ سے لگائے بیٹھے ہیں
اب نواز! ہم کو یا غریب نواز (نغمات مظفر حصۂ اول)

جامعہ مظفریہ کا افتتاح

مذہب اہل سنت وجماعت کے فروغ اور عقائد کی اصلاح کے لیے ۱۳۸۳ھ
۱۹۶۶ء مدرسہ برکات العلوم کی اپنے وطن داتا گنج میں بنیاد ڈالی اور ایک نئی آبادی
کا غوث نگر۔ محلہ رکھ کر خانقاہ قادریہ منوریہ کی تعمیر کرائی اور اپنے احباب خصوصی
کے اصرار پر برکات العلوم سے پہلے "جامعہ مظفریہ" کا اضافہ فرمایا۔

بحمدہٖ تعالیٰ درگاہ قادریہ منوریہ میں جامعہ قائم ہے اور جو آج تک
اری دارالعلوم کی صورت میں پھل پھول رہا ہے۔

دارالافتاء

جامعہ میں ایک عظیم الشان دارالافتاء بھی ہے جہاں سے ہند و بیرون
افریقہ، کویت، دوبئی وغیرہ سے آئے ہوئے سوالات کے جوابات بڑی
داری سے دیئے جاتے ہیں۔ جامعہ کی مختلف جگہوں پر شاخیں بھی قائم ہیں۔
پ ہی ان کی سرپرستی فرماتے ہیں۔

آل انڈیا تبلیغ سنّت کا اجراء

آپ نے ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء میں بے دینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب
روک تھام اور احقاق حق و ابطال باطل کیلئے احباب کے اصرار پر آل
یا تبلیغ سنت وجماعت کا اجراء فرمایا۔ جو باطل جماعتوں کے مقابل میں ایک
وش باوقار راہی منزل کی طرح سرگرم عمل ہے۔ اس کا دستور سیاسی پُرامن
یقہ سے دین وسنت کی اشاعت و تبلیغ ہے۔ جس کا مرکزی دفتر داتا گنج ضلع
یوں شریف ہے۔

الد ماجد کا وصال ✼ حضرت حکیم الاسلام مدظلہ کے والد ماجد فیض العارفین

حضرت شاہ منور حسین قادری قدس سرہٗ جو ایک عابد و زاہد، متقی و پارسا۔ شب زندہ دار شخصیت تھے اخلاق میں بزرگانِ دین کا نمونہ اور سخاوت میں اپنے وقت کے حاتم تھے عجز و انکساری رگ رگ میں بھری تھی۔

آہ اس ذات گرامی نے نوّے (۹۰) سال کی عمر میں بروز جمعہ دن کے سوا نو بجے ۲۳ ، جمادی الآخر ۱۳۹۵ھ مطابق ۴ ، جولائی ۱۹۷۵ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا (استرحمہ)۔

آیت ذیل سے حضرت فیض العارفین علیہ الرحمہ کی تاریخ وصال ظاہر ہے

صَدَقَ اللہُ الْحَکِیْمُ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۰

۱۳ ھ ۹۵

آپ کے جنازہ کی نماز آپ کے صاحبزادے قبلہ حکیم الاسلام نے پڑھائی۔ اور درگاہ قادریہ منوریہ میں مسجد برکاتی سے متصل اُتّر جانب دفن کیے گئے۔ آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔ عرس شریف میں دور، دور کے علماء و مشائخ گرام اور زائرین تشریف لاتے ہیں۔ وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے آپ کا عرس شریف جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے ساتھ ہوتا ہے۔

آپ کے وصال پُر ملال پر کسی نے کہا ہے ؎

اخر جمادی ما بھجمتک اشتوت ؛ منا القلوب فھل لدینا النار

عاشرات منک عفیف نفس کلھا شرف وللدّین المبین تفاخر

یعنی اے جمادی الاخریٰ یہ تیری خوفناک آمد کیسی ہے۔ ہمارے دل وقف سوز ہو گئے۔ کیا ہم نے تیرا کوئی نقصان کیا تھا۔ جس کا قصاص ہم سے لیتی تھا۔

آپ کی پوری زندگی پاکباز، شرافت کی جیتی جاگتی تصویر، دین پاک مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کی حمایت اور غیرت ملّی سے لبریز تھی۔

نور اللہ تعالیٰ مرقدہ۔ وادخلہ اللہ تعالیٰ بحبوحۃ الجنان بجاہ سید الانس والجان علیہ افضل الصلاۃ واکمل السلام الیٰ یوم المیزان۔

قبلہ فیض العارفین علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت حکیم الاسلام مدظلہ کی ذات گرامی علم و ادب عشق و عرفان کا ایک ایسا مہکتا ہوا پھول ہے جس کی نکہت نے ہزاروں تاراج چمن کو آباد و آشیانہ بنا دیا اور اسی گل نے اپنی خوشبو سے ہزاروں چمن آباد کئے اور ہو رہے ہیں۔ اسی گل کی مہک نے ہزاروں نشیمن مہکائے اور مہکتے رہیں گے۔ اور بے آب و گیاہ بیابان کو علم و حکمت عشق و عرفان کا شہر بنا دیا۔ اور اپنے مشکبار خوشبو سے اجڑے ہوئے چمن کو محبت و مودت کا میخانہ بنا دیا۔ اور اپنے میکدے سے ہزاروں تشنگان علم و حکمت کو سیراب فرمایا۔ اور فرماتے رہیں گے۔

متعنا المولیٰ الکریم بطول حیاتہ

خدا تعالیٰ حضرت قبلہ حکیم الاسلام کا سایۂ عاطفت تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ الحبیب الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت حکیم الاسلام کے عقیدت مندان

مولانا سید محمد طاہر میاں قمر شاہجہانپوری کانپوری

(مولانا) محمد مجیب الرحمٰن قادری موضع بیرپور پوسٹ لشن پور ضلع پورنیہ (بہار)

ایم نوشے (ایم ایم - ایل ایل - بی ایڈوکیٹ تاج گنج۔ آگرہ

۴؍ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

طوطیٔ ہند مولانا الحاج علامہ مفتی حکیم مظفر احمد صاحب شیخ الجامعہ

کی تصانیف

- نوری تقریریں 50/ ۱
- سیف مظفری 50/ ۲ وہابیہ کے اعتراضات کے جوابات
- احوال کربلا 00/ ۲
- حلیۂ مصطفےٰ حضور کے سراپا مبارک پر مع حوالجات کتب بہترین کتاب 00/ ۲
- تبلیغی جماعت اپنے آئینہ میں 00/ ۱
- مفتاح راہ مستقیم 50 - 0 حضور کے والدین کے جنتی ہونے کا بیان
- سیف ربانی 50/ ۱ بر جدید قادیانی
- حیات صاحب البرکات 50/ ۲ حضور سلطان العاشقین قطب عالم سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہٗ کی سوانح حیات پر اور بزرگان مارہرہ مطہرہ پر بہترین کتاب 50/ ۲
- نورانی حکایات 5/00
- تذکار نبوی 50/ ۲ سیرت پاک پر بے نظیر کتاب
- برکات نماز گلزار شریعت اول 50/ ۱ دوم 50/ ۱
- ظفر الحق 50/ ۱ عقائد پر بہترین کتاب ہے
- جماعت اسلامی اپنے آئینہ میں 50/ ۱
- ہدایت الوہابیین 75/ ۱ وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد کی تردید
- نغمات مظفر حصہ اول 50/ ۱ نعت و مناقب کا مجموعہ دوم 00/ ۱
- مسئلہ ضاد 50 - 0

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ جامعہ حبیبیہ جامع مسجد اعظم ۱۶۳ اڑسو بیان الہ آباد۔

۲۔ دفتر رضوی دارالعلوم جامعہ مظفریہ دارالعلوم داتا گنج ضلع بدایوں یوپی انڈیا

آل انڈیا تبلیغ سنت جماعت کی دینی سرگرمیوں میں حصہ لیکر اکتساب فیض و نور کیجئے مفصل معلومات کیلئے جامعہ مظفریہ داتا گنج ضلع بدایوں شریف سے رابطہ قائم کریں اور اپنے اپنے مقام پر شاخ قائم کیجئے۔

(ناظم نشر و اشاعت)